رسالہ مختصر عجالہ بہ تشریح
احکام شرع مبین بکلمات توضیح فقہائے
معتمدین برائے اہل الاسلام والمسلمین و دفع کید الشیاطین
رسالہ ہدایت قبالہ مسمیٰ بہ
التقی محبوب اللہ والشقی عدو اللہ
المعروف
مردے سنتے، دیکھتے اور پہچانتے ہیں
مصنف جلیل
خلیفہ مفتی اعظم ہند
حضور مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم
بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کراچی

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۷	بما لا یھم	بما لد یھم
۱۰	۱۰	البقرۃ ۱۶۴	البقرۃ ۱۶۵
۱۱	۶	التوبہ ۶۴	التوبہ ۲۴
۱۴	۴	البقرۃ ۱۵۷	البقرۃ ۲۵۷
۱۵	۶	والحرور	ولا الحرور
۱۷	۳	لعلیٰ اعمل	لعلیّ اعمل
۱۸	۸	ان الذین	وان الذین
۱۸	۱۴	لعلیٰ اعمل	لعلیّ اعمل
۲۲	۱۵	قال لقومہ	قال موسیٰ لقومہ
۲۳	۲	نرٰی اللّٰہ	نَری اللّٰہ
۲۶	۷	یحی الموتٰی	یحی اللّٰہ الموتٰی
۲۷	۶	یتسنۃ	یتسنہ
۲۷	۷	ولذ جعلک	ولنجعلک
۲۷	۷	الیٰ العظام	الَی العظام
۲۷	۸	لنشزھا	ننشزھا

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۷	ذجر۔ۃ	زجرۃ
۳۰	۱۴	یحیھاالذی	یحییھاالذی
۳۲	۱۰	طیب لا زب	طین لا زب
۳۳	۱	ایة یستخرون	ایة یستسخرون
۳۳	۴	ذجرۃ	زجرۃ
۳۳	۹	صبراط الجحیم	صراط الجحیم
۳۳	۱۰	الصٰفٰت ۱۱ تا ۲۲	الصٰفٰت ۱۱ تا ۲۳
۳۴	۱۷	ان خلقنه	انا خلقنه
۳۵	۱	وضرب اللّٰه لنا	وضرب لنا
۳۵	۳	یحیھا الذی	یحییھا الذی
۳۷	۹	انا لفی	ءَانا لفی
۳۸	۱	تعلمون	تعملون
۳۸	۵	السجده۴۱	السجده ۱۴
۳۸	۱۶	افتری علیٰ اللّٰه	افتری علَی اللّٰه
۴۱	۲	علیٰ الحنث	علَی الحنث
۴۱	۶	ایھا الضٰلون	ایھا الضآلون

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۹	شبرب الهیم	شرب الهیم
٦۷	۲	الحرور	ولا الحرور
٦۷	۷	سنوارتا	سُنوا تا
٦۷	١٦	الحرور	ولا الحرور
٦۸	١	وما انت بسمع	وما انت بمسمع
٦۹	۵	الروم ۳۵	الروم ۵۲
٦۹	١۲	یٰهدالعمیٰ	بِهد العمی
٦۹	١۳	الروم ۵۴	الروم ۵۳
۷۰	١٦	واذقال لا بیه	اذقال لا بیه
۷١	١	قل هل	قال هل
۷١	۹	قال افرء تم	قال افرء یتم
۷۳	١	فلنجیینه	فلنحیینه
۷۳	١۵	ما وٰ هم جهنّم	ما وٰ هم جهنم
۷۴	١	خیر الا برار	خیر لّلابرار
۷۵	١۳	هو الفوذالعظیم	هو الفوز العظیم
۷٦	١١	فی الدنیا	فی الحیٰوة الدنیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۷	۱۴	ثبت اللّٰه	یثبت اللّٰه
۷۸	۱۴	جنٰت نعیم	جنٰت النعیم
۷۹	۴	کانو یعلمون	کا نو یعملون
۷۹	۷	وظل ممدوه	وظل ممدوده
۸۱	۲	والصحٰب الشمال	واصحٰب الشمال
۸۱	۵	علیٰ الحنث	علیَ الحنث
۱۰۱	۱	مذہب	ائمہ مذہب
۱۰۷	۵	کهئة الطیر	کهیئة الطیر
۱۰۸	۱۲	فاتو برهانکم	هاتو برهانکم
۱۰۹	۳	النحل ۳۸ تا ۴۰	النمل ۳۸ تا ۴۰
۱۲۵	۳	انک السمیع	انک انت السمیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مختصر عجالہ بہ تشریح احکام شرع مبین بکلمات توضیح فقہائے معتمدین برائے اہل الاسلام والمسلمین ودفع کید الشیاطین

رسالہ ہدایت قبالہ مسمیٰ بہ

التقی محبوب اللہ والشقی عدو اللہ

المعروف

مردے سنتے، دیکھتے اور پہچانتے ہیں

مصنف جلیل

خلیفہ مفتئ اعظم ھند

حضور مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم

منجانب:۔ بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کراچی

نام کتاب	:	التقی محبوب اللہ والشقی عدو اللہ
المعروف بہ	:	مردے سنتے ، دیکھتے اور پہچانتے ہیں
مصنف	:	مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ
موضوع رسالہ	:	حیات انبیاء واولیاء اور غیر مقلدین کے عقائد باطلہ
باراول	:	۲۰۰۳ء بمطابق ۱۴۲۴ھ
کمپوزنگ	:	محمد جواد رضا خان جامی
نگران طباعت	:	محمد عارف
معاونین	:	عرفان اللہ انصاری، عمیر اشرف
قیمت	:	
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿ ملنے کا پتہ ﴾

۱۔ دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی محمد خلیل خان حیدرآباد۔ فون: 25802۔

۲۔ جامعہ خلیلیہ برکاتیہ، الوحید کالونی حالی روڈ حیدرآباد۔

۳۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ کراچی ا۔

۴۔ انجمن شمشیر مصطفیٰ ﷺ، شاہ فیصل کالونی نمبرا، 1/1079 ریتا پلاٹ، فون: 4589027۔

۵۔ ناظم آباد حیدری مارکیٹ لوفٹی شوز دکان نمبر 78، فون: 6647346۔

۶۔ محمد عارف S-2/562، ملیر سعود آباد۔

۷۔ محمد عارف خان L-283، سیکٹر 34/2، کورنگی 3، کراچی۔

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی و مرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت و گمراہی سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابو الرضا محمد عبد الوہاب خان قادری الرضوی غفرلہ

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

زمانہ عجب ہے بیگانہ، کرے دوستانہ، لگائے تازیانہ، زبانوں پر دین کا ترانہ اور مسلمانوں کو بیدین بتانا، لباس دلفریب دکھانا، اس میں اسلحہ چھپانا، صرف اور صرف اسلام کو مٹانا، اور ہلاکت کی جانب لیجانا، دینداروں کو تیر قضا کا نشانہ بنانا، کفار و مشرکین سے یارانہ گویا نیرنگ دنیا دیدہ و بصارت کو عجیب جائے تماشا ہے جدھر دیکھئے تازہ رنگ طرفہ ڈھنگ نئے طور نرالے دور کہیں پھول کہیں خار کہیں نور کہیں نار کہیں نشہ کہیں خمار ہر ایک اپنے رنگ میں سرشار کوئی عاقل اکثر مجنون کل

حزب بما لا یھم فرحون۔

اللہ عزوجل مسلمانوں پر رحم فرمائے سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گمراہی اور بیدینی سے بچائے گمراہ گروہوں اور فتنہ پردازوں کے کید وستم سے محفوظ فرمائے۔ اپنے محبوب بندوں کی راہ پر چلائے دشمنان دین و اعدائے مسلمین کی ستم ظریفیوں سے بچائے۔

خدا ہی جانے ان گمراہ گروہوں اور مفسدوں کو کیا مزا آتا جو مسلمانوں کو لڑاتے اور

گمراہ بیدین بناتے ہیں سچے مسلمانوں کو مشرک و کافر کہتے اور نیک صالح مومنین کو بدعتی اور ناری بتاتے ہیں۔ اور اللہ واحد قہار کے عذاب الیم سے نہیں ڈرتے۔ فتنہ انگیزی پر جری اور دلیر آئے دن مسلمانوں کو ستاتے ان کا دل دکھاتے معظمان دین اور اولیائے کاملین حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیھم الصلوٰۃ والتسلیم کی جناب میں گستاخی اور دشنام طرازی کرتے شب و روز اپنی تحریر و تقریر سے مسلمانوں کو اپنے تیروں کا نشانہ بناتے اور ان کے قلوب صمیم پر آبدار خنجر چلاتے ان کی یہ سعی تام مسلمانوں کو گمراہ و بیدین بنانا ہے خود تو گمراہ ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو گمراہ کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں ابھی حال ہی میں ایک کتابچہ مسمّٰی ''کیا مردے سنتے ہیں'' کے عنوان سے معرض وجود میں آیا۔ عزیزم عاطف ممتاز سلمہ نے پیش فرمائی اور اسکا جواب لکھنے کا حکم فرمایا ہر چند بندۂ عاصی مدت مدید سے علیل و ناتواں اپنے کو اس لائق نہیں سمجھتا اور نہ کسی سے خواہی نخواہی الجھنا پسند کرتا ہے۔ مگر دین کی بہبودی اور مسلمانوں کی اصلاح عقائد کی خاطر اللہ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امداد کے بھروسے پر یہ عزم کیا اور اللہ عزوجل اس کو کامل اور اکمل فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچائے آمین۔

اس کتابچہ کا مؤلف کوئی بشیر احمد نامی غیر مقلد ہے جس نے شہداء تو کجا اولیائے کاملین بلکہ انبیاء و مرسلین حتیٰ کہ سید المرسلین نبی الانبیاء محبوب رب العلمین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کی شان اقدس میں توہین اور گستاخی کر کے مسلمانوں کے قلوب کو

مجروح کیا پھر بھی اسکا جی نہ بھرا یہانتک کہ قرآن کریم کا منکر ہوا اور آیات قرآنیہ کو غلط معنی میں استعمال کر کے اللہ عزوجل کی عظمت و قدرت کا انکار کیا۔ بھلا اس سے کوئی یہ تو پوچھے کہ تجھ سے کس نے پوچھا تھا؟

اور جس نے پوچھا اسی کو جواب دیتا مگر نہ سائل کا نام نہ کسی کا پیغام جب تم لوگ ہم مسلمانان اہلسنت سے جدا ہو کر کٹ گئے اور عامل بالحدیث بن گئے تو ہم کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے تم اپنے دین کی بات اپنے دین والوں سے کرو تمہارے لئے تمہارا دین اور ہمارے لئے ہمارا دین ہے دوسروں کو کیوں چھیڑ کر آتش غیظ بھڑکاتے ہو، سچے مسلمانوں پکے دینداروں کو کافر و مشرک بتاتے ہو۔ یہ کون سی عقلمندی اور دانشمندی ہے تم نے کونسی سربلندی کی، تم نے پہلے صفحے ہی پر اپنے سخن کا آغاز کیا کہ ''ہر آدمی نے مرنا ہے'' تم سے کس نے کہا تھا کہ ہر آدمی کو مرنا نہیں؟ جس کا تم کو جواب لکھنے کی زحمت گوارا کرنا پڑی کوئی مسلمان تو اس کا منکر نہیں البتہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے دین میں اس پر اختلاف ہو اور تمہارے کچھ بھائی موت کے منکر ہوں جن کیلئے تم نے یہ عنوان باندھا پھر جملہ بھی صحیح نہیں۔

ہم تم سے پوچھتے ہیں کیا تمہارے دین میں تمہارے چھوٹے یا بڑے بھائی موت کے منکر ہیں؟ اگر ہیں تو ان ہی اپنے دین والے بھائیوں کو جو موت کے منکر ہیں بیٹھ کر سمجھایا ہوتا۔ بحمدہ تعالیٰ ہم مسلمانوں میں تو کوئی بھی موت کا منکر نہیں پھر کتابچہ کس کیلئے لکھا گیا؟

تم اہلحدیث عامل بالحدیث ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور تقلید ائمہ کو شرک بتاتے ہو اور مقلدین کو مشرک کہتے ہو۔ قرآن کریم ہی کے منکر ہو تو حدیث شریف پر کیا عمل کرو گے کیا تم نے نہ دیکھا کہ تم اور تمہارے سارے دینی بھائی جب نماز پڑھیں گے تو اللہ عزوجل سے عرض کریں گے۔

اھدنا الصراط المستقیم ☆ صراط الذین انعمت علیھم ☆

''یا اللہ ہم کو سیدھا راستہ چلا راہ ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔''

وہ انعام یافتہ کون حضرات ہیں، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

''اللہ نے انعام فرمایا انبیاء و مرسلین پر اور صدیقین یعنی اولیائے کاملین پر اور شہداء اور صالحین پر۔''

تو ہر نماز میں ان حضرات کی تقلید کی بھیک مانگتے ہو اور باہر آکر منکر ہو جاتے ہو ۔ کہتے ہو کہ ہم عامل بالحدیث ہیں کسی امام کی بھی تقلید نہیں کرتے ۔ یہ صدیقین اور شہداء و صالحین کون ہیں ؟ پھر ان ہی سے اعراض اور ان ہی پر تبرا کرتے ہو یہ رنگی چال اور دربار خداوندی۔

بخاری شریف کوتو مانتے ہو مجھے بتاؤ امام بخاری مجتہد ہیں؟ یا مقلد؟

تم انکا مجتہد ہونا ثابت نہ کرسکو گے بالفرض اگر مجتہد مان بھی لیا تو امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کا پٹہ زیب گلو بنایا۔ اور مجتہد نہیں اور یقیناً نہیں بلکہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام شافعی کے مقلد ہیں تو ایک مقلد کی تقلید کا پٹہ زیب گلو بنایا اور خود کو مقلد کا مقلد ٹھہرایا، یہی تمہارے دین کی نشانی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

روز جان افروز دوشنبہ یکم ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲ رجون ۲۰۰۳ء

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد القهار القوی العزیز المقتدر الجبار المتعالی بصفات الکمال والجلال۔ المنزہ عن قول اهل الکفر والضلال والذی لیس له ضد ولا ند ولا مثال ثم الصلوٰة والسلام علیٰ افضل العٰلمین خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا ومولٰینا وملجانا وملازنا محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین اما بعد قال الله تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید فاعوذبالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله والذین امنوا اشد حبا لله

(البقرۃ:۱۶۴)

''اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں اور انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوکو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔''

معلوم ہوا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

محبت کی دلیل

اللہ جل شانہ کی محبت کا دارو مدار اس کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے کما قال تعالیٰ:

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم

وازواجكم وعشيرتكم واموال اقترفتموها
وتجارة تخشون كسادها و مسٰكن ترضونها
احبّ اليكم من الله ورسوله وجهاد فى سبيله
فتربصوا حتیٰ یاتی الله بامره والله لا یهدی
القوم الفٰسقین ☆
(التوبہ:۲۴)

''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور
تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا
جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ
چیزیں اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں لڑنے سے زیادہ
پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لائے
اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔''

اور محبت کا عَلَم (نشان) اللہ کے پیارے محبوب کی تعظیم وتوقیر کرنا ہے کما قال
تعالیٰ:

انا ارسلنٰك شاهدا و مبشرا ونذيرا ☆ لتومنوا
بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه و تسبحوه
بكرة واصيلاً (الفتح:۸،۹)

"بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ (حاضر و ناظر) اور خوشی اور ڈر سناتا۔ تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔"

ایک اشکال اور اس کا جواب

اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاہد بنا کر بھیجا اور شاہد کو مشاہدہ درکار۔ اگر مشاہدہ نہیں تو شہادت (گواہی) بیکار۔ اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جو حاضر و ناظر نہیں وہ مشاہدہ سے محروم اور جو مشاہدہ سے محروم وہ شہادت سے معذور۔

زیر بحث کتابچہ "کیا مردے سنتے ہیں؟" کسی غیر مقلد بشیر احمد ملتانی کی کمائی کا ذخیرہ ہے ان لوگوں نے دنیا میں آ کر یہی کمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر و قیوم کی قدرت کا انکار اور اس کے پیارے محبوبوں پر اعتراض اور خود ساختہ ان کے عیوب و نقوص کی بکواس نہ کوئی دلیل نہ برہان اور قرآن کریم کی ان آیات کریمہ کا انتخاب کرتے ہیں جو اللہ واحد قہار نے بتوں اور بت پرستوں کے حق میں نازل فرمائیں یہ ان آیات عظیمہ کو محبوبان رب العلمین پر چسپاں کرتے ہیں اور ان ہی آیتوں کو جو بتوں اور بت پرستوں کی بابت نازل فرمائی گئیں ہیں ان ہی آیات کریمہ کو اپنے دین و ایمان کی اساس بنا رکھا ہے معلوم ہوا کہ یہ غیر مقلد جو خود کو اہلحدیث کہتے ہیں وہ ان ہی آیات پر ایمان رکھتے اور ان کے رد میں جو آیات باری تعالیٰ نے ارشاد

فرمائیں ان کو جھٹلاتے ہیں معلوم ہوا کہ موضوع کلام میں جو آیات کریمہ تلاوت کی گئی اس کے عین مطابق یہ نجدی وہابی غیر مقلد ہیں کما قال تعالیٰ:

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ .... الخ

''کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں اور انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں۔''

چنانچہ غیر مقلدین اور وہابی ان ہی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو بتوں کی بابت نازل فرمائی گئیں اسی پر انکا ایمان اور وہی ان کو محبوب۔ اور ان کے رد میں جو اللہ عزوجل نے جواب عطا فرمایا اس کو پس پشت ڈالتے بلکہ ان کو جھٹلاتے ہیں اور احوال بتوں سے راضی ہیں اور بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کو اللہ کے برابر کسی سے محبت نہیں وہ پورے قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں جو آیات بتوں اور بت پرستوں کے حق میں نازل فرمائی گئیں اور انکو باطل فرمایا گیا مسلمان بت اور بت پرستوں کو باطل جانتا ہے اور وہ آیات جو اللہ عزوجل کے محبوبوں کی شان میں نازل فرمائی گئیں اللہ حی ومنان اپنے محبوبوں کو محبوب رکھتا ہے چنانچہ مسلمان بھی اللہ کے محبوبوں کو دوست رکھتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ قادر قیوم کی محبت کا علم (نشان) ہے اسکے محبوبوں کی محبت واحترام۔

اللہ حی وقیوم ارشاد فرماتا ہے:

اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی

النور والذين كفروا اولیئهم الطاغوت
یخرجونهم من النور الی الظلمت اولئك
اصحٰب النار هم فیها خٰلدون ☆

(البقرة:۱۵۷)

"اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف
نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے
اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں
انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔"

چنانچہ جو لوگ اللہ سے دور اور مہجور ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں سے عداوت ہے وہ ان کے نقائص اور عیوب ہی تلاش کرتے ہیں اور ان کے خودساختہ عیوب ہی بیان کرتے ہیں اور اللہ کے محبوبوں کی عداوت اللہ تعالیٰ کی عداوت پر دال وہ اللہ کے دشمن ہیں جیسا کہ فرمایا گیا۔

من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب

"جو میرے ولی سے عداوت کرتا ہے میں اس سے اعلان جنگ
فرمادیتا ہوں۔"

ان نجدیوں وہابیوں مقلد وغیر مقلد وغیرھم کو اولیاء اللہ سے ایسی عداوت ہے کہ ان کو مردہ سمجھتے اور کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں "کیا مردے سنتے ہیں؟" ان لوگوں کو یہ

بھی نہیں معلوم کہ مردہ کس کو کہا جاتا ہے اللہ عزوجل کافروں کے متعلق فرماتا ہے۔

صم بکم عمی فھم لا یرجعون (البقرۃ:۱۸)

''بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔''

دوسری جگہ ان ہی کافروں کے متعلق فرماتا ہے۔

وما یستوی الاعمیٰ والبصیر☆ولا الظلمٰت ولا النور☆ولا الظل والحرور ☆ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ☆(فاطر:۱۹تا۲۲)

''اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا اور اندھیریاں اور اجالا اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ اور برابر نہیں زندے اور مردے۔''

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ مومن اور کافر برابر نہیں مومن زندہ ہے کافر مردہ ہے اور یہ نجدی وہابی غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں وہ معاذ اللہ محبوبان رب العٰلمین کو مردہ کہتے ہیں۔

چنانچہ بشیر احمد غیر مقلد لکھتا ہے۔

''ہر آدمی نے مرنا ہے۔'' (کیا مردے سنتے ہیں:۶)

معلوم ہوتا ہے گویا غیر مقلدوں کے نزدیک جن اور حیوانات وغیرہ کو نہیں مرنا کیا ان کو یہ معاذ اللہ حی و باقی مانتا ہے۔علاوہ ازیں یہ کس کو اقرار نہیں کہ موت سب کو آنی ہے مگر کسی کو آنی ہے اور کسی کو فقط آنی ہے۔اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں۔ ؎

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

چنانچہ آج بھی اس عالم فانی میں ان کی دھوم ہے ان کے ہی ڈنکے مساجد اور میناروں میں بجتے ہیں موذن اور نمازی ''اشھد ان لا الہ الا اللہ '' کے ساتھ ''اشھد ان محمد رسول اللہ '' بھی کہتا ہے۔ (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

تنبیہ ضروری

ہر آدمی اپنی کیفیت اور اپنے گھر کا حال خوب جانتا ہے جو بھی خبر دیتا ہے وہ اپنے حال یا اپنے گھر کے مال کی خبر دیتا ہے۔ مسلمان بحمد للہ تعالیٰ ہر کفر و شرک سے نفرت کرتا ہے اور توحید و رسالت پر مرتا ہے اور یہ غیر مقلد اہلحدیث بتوں اور بت پرستوں پر جان دیتے ہیں اور ان ہی کا ذکر کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی تلاوت بھی کریں گے تو بتوں اور بت پرستوں کی بابت جو آیات نازل ہوئیں ان کا ہی ذکر کرتے اور حرز جاں رکھتے ہیں۔

گویا سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں ان کے ذکر میں مصروف ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ان ہی کی دعوت دیتے ہیں کما قال بشیر احمد غیر مقلد بعنوان'' اس

مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی'' لکھتا ہے۔

حتیٰ اذ جاء احدھم الموت قال رب ارجعون ☆
لعلیٰ اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو
قائلھا ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون ☆
(المومنون:۱۰۰)

ترجمہ: جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہنا شروع کریگا کہ اے میرے رب مجھے واپس بھیج دیجئے جسے میں چھوڑ آیا ہوں امید ہے کہ اب نیک عمل کرونگا جواب ملے گا ہرگز نہیں یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے کیونکہ اب ان سب مرنے والوں کے پیچھے ایک برزخ آڑ حائل ہے دوسری زندگی قیامت تک۔ (المومنون:۱۰۰)

پہلی آیت میں فرمایا گیا کہ جن کو اللہ موت دے دیتا ہے ان کی روحوں کو تا قیامت روک لیتا ہے واپس نہیں جانے دیتا دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ مرنے والوں کے درمیان یعنی ان کے جسم اور روحوں کے درمیان برزخ حائل ہے قیامت تک اس لئے یہ بات کھل کر ثابت ہوگئی کہ قیامت تک کوئی روح اور کسی کی روح بھی دنیا میں مردہ جسم میں نہیں لوٹتی اب مشہور مسالک کے اکثر لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مردہ جسم میں روح لوٹ آتی ہے اور مردہ جسم دوبارہ قبر میں زندہ ہو جاتا ہے

قرآن کا کھلا کفر ہے۔ (کیا مردے سنتے ہیں :۴۔۵)

ملاحظہ فرمائیے یہ غیر مقلدین اپنا ہی حال اور اپنے گھر کے مال کی خبر دے رہے ہیں اللہ حی وباقی کے کلام کریم میں ان کو خیانت کرنے ہی میں لطف آتا ہے اور صداقت کی بات اور حق کا کلمہ ان کی زبان پر نہیں آتا بس اپنے ہی گھر کے مال پر تکیہ کر رکھا ہے یہی ان کا دین اور یہی ان کا ایمان ہے قرآن کریم کی جہاں سے یہ آیت کریمہ سرقہ کی اس کے ماقبل کو فراموش کر دیا حالانکہ یہ آیات کریمہ کفار مشرکین کی بابت نازل فرمائی گئیں آیت نمبر ۷۴ سے فرمایا جارہا ہے۔

ان الذین لا یومنون بالاخرة عن الصراط لنٰاکبون ۔

"بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں۔"

اسی سلسلہ میں کفار کا حال بیان کیا جارہا ہے۔

حتیٰ اذ جاء احدھم الموت قال رب ارجعون ☆ لعلیٰ اعمل صالحا فیما ترکت کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الیٰ یوم یبعثون ☆فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون ☆ (المومنون:۱۰۱)

''یہاں تک کہ جب ان (کفار) میں کسی کو موت آئے (یعنی کافر وقت موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اسکو جہنم میں اسکا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا) تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔ بیشک یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے (حسرت وندامت سے یہ ہونے والی نہیں اور اسکا کچھ فائدہ نہیں) اور ان کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائیگا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین خود کو حال کفار پر قیاس کرتا ہے اور اپنے کو کافر جانتا ہے ان کے حق میں جو آیات نازل فرمائی گئیں ان کو اپنے پر محمول کرتا ہے اور ان ہی آیات کو اپنے دین و ایمان کی دلیل و برہان سمجھتا ہے اس کو دین حق اور مومنین کی شان معلوم ہی نہیں بیچارہ خبر دے تو کیا دے۔

معلوم ہوا کہ یہ نجدی وہابی سب سے زیادہ محبت بتوں سے کرتے ہیں ۔

چمن کی بات ہو یا بزم مے کی بات آئے
لبوں پہ تذکرہ یار آ ہی جاتا ہے

اور لیجئے کہ بشیر احمد لکھتا ہے۔

''مردے تا قیامت مردے ہیں۔''

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیا وھم یخلقون ☆ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (النحل:۲۱)

اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کے سوا لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں۔ اس آیت سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ جب کبھی اور جس کسی نے اور مرنے کے بعد جب کوئی پکارتا ہے تو قرآن کہتا ہے اے پکارنے والے تو جس کو پکار رہا ہے وہ مردہ ہے زندہ نہیں یہ آیت کسی لمحہ بھی مردہ جسم کو زندہ نہیں ہونے دیتی ہر لمحہ پکار کر یہ آیت بتا رہی ہے کہ یہ مردہ جسم ہے زندہ نہیں۔'' (کیا مردے سنتے ہیں: ۵)

بشیر احمد اپنے گھر کے مال کی خبر دے رہا ہے اور قرآن کریم میں بھی خیانت کرتا ہے حالانکہ اس آیت کریمہ میں بتوں کے متعلق فرمایا جا رہا ہے کہ۔

والذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيا
وهم يخلقون ☆ اموات غير احياء وما يشعرون
ايان يبعثون
(النحل: ۲۰-۲۱)

ان آیات کریمہ میں بتوں کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

''اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں (یعنی بتوں کو) وہ کچھ نہیں بناتے وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے (بے جان) ہیں زندہ نہیں اور انہیں (خود) خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔''

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا وہی دین وایمان ہے جو بت پرستوں کا ہے۔

استدراک:

اللہ قہار و جبار کے کلام میں بھی خیانت پوجا کرنے کو پکارنا لکھ مارا۔ کیا نہ دیکھا ہر مسجد میں دوران اذان واقامت جب اللہ کو پکارتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی اس کے رسول کو بھی پکارتے ہیں اذان واقامت میں جب اشھدان لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی اشھد ان محمد رسول اللہ کہہ کر پکارتے ہیں نیز مخفی نہ رہے کہ رسالت صفت ہے اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) موصوف ظہور صفت کیلئے موصوف کا ہونا لازم اور ضروری ہے معلوم ہوا کہ زندہ جاوید ہیں انکی رسالت وحکومت کا ڈنکا عالم میں بج رہا ہے اور بجتا رہے گا

ولو کرہ الکفرون۔
علاوہ ازیں ہر نمازی اپنی نماز میں ان کو صیغہ حاضر واحد کے ساتھ سلام عرض کرتا ہے "السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ۔" بلکہ ہر نمازی اپنی سلامتی کے ساتھ مومنین صالحین پر سلام پیش کرتا ہے اور کہتا ہے "السلام علینا وعلیٰ عباد الله الصالحین ۔" اگر صالحین حیات بعد الممات سے متصف نہیں تو ان پر سلامتی پیش کرنا کیا معنیٰ؟ اور پھر خاص نماز میں ۔معلوم ہوا کہ محبوبان رب العٰلمین بعد از موت زندہ جاوید ہیں اگر چہ وہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہوں ۔یہی تو فرق ہے مومن اور کافر میں سبحان اللہ۔
مسٹر بشیر احمد کا یہ دعویٰ کہ "مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی" یہ سعودی دین نجدیت وہابیت غیر مقلد اہلحدیث کی اساس اولین ہے کیونکہ ان وہابیوں کے متعلق معروف ہے "نہ مانیں حدیث کو اور نہ مانیں قرآن کو ۔مانیں تو مانیں تقویت الایمان کو" اگر قرآن مجید و فرقان حمید پر ایمان ہوتا اور اس کو حق جانتے تو ایسی بات کبھی زبان پر لانا تو کجا کبھی ذہن میں وہم و گمان بھی نہ آتا۔
ا:۔قرآن کریم میں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

واذ قال لقومه یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الیٰ بارئکم فاقتلوا انفسکم ذالکم خیر لکم عند بارئکم فتاب

علیکم انہ ھو التواب الرحیم ☆ واذ قلتم یٰموسیٰ لن نومن لك حتیٰ نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصعقۃ وانتم تنظرون ☆ ثم بعثنکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون ☆

(البقرۃ:۵۴،۵۶)

''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنیوالے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان (جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کے لئے حاضر لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے ان کو طور پر لیکر حاضر ہوئے وہاں بنی اسرائیل کہنے لگے) اور جب (بنی اسرائیل) تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ اللہ کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا (یعنی آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ سب

مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کردیا) اور تم دیکھ رہے تھے (فرمایا جارہا ہے ''ثم بعثنٰکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون '') پھر مرنے کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو۔''

عزیزان ملت! دیکھو ان ستر بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی ''لن نومن لك '' کہا جس کی شامت میں یہ بنی اسرائیل ہلاک کردیئے گئے۔

دوم :۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی دعا سے مرے ہوئے آدمیوں کو زندہ کردیتا ہے۔

سوم :۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد مردوں کو زندہ کیا جاتا ہے۔

چہارم :۔ جو کہتا ہے کہ ''مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی'' وہ اللہ اور اسکی قدرت کا منکر ہے۔

۲ :۔ اللہ عزوجل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے۔

ورسولا الیٰ بنی اسرائیل انی قد جئتکم باية من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیرا فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وابری الاکمه

والابرص واحی الموتیٰ باذن الله وانبئكم بما تاكلون وما تدخرون فی بیوتكم ط ان فی ذالك لاية لكم ان كنتم مومنين ☆

(آل عمران:۴۹)

''اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں (دعویٰ نبوت کی صداقت پر) تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں (یعنی مردوں کو زندہ کرتا ہوں) اللہ کے حکم سے (ہے کوئی وہابی غیر مقلد جو یہ بتائے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا یا نہیں کیا؟) اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو (یعنی پوشیدہ اشیاء کی خبر دیتا ہوں) بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (اور جو نہیں مانتا منکر ہے وہ ایمان والا نہیں کافر ہے)۔''

معلوم ہوا کہ مومنین اہلسنت ہی ہیں جو ان سب باتوں کی تصدیق کرتے ہیں اور

محبوبان رب العلمین کی تعظیم وتوقیر کرتے اور ان کیلئے مردوں کو زندہ کرنا بھی مانتے ہیں بلکہ مردہ تو مردہ ہے کہ پہلے زندہ تھا یہ تو مٹی کی مورت بنا کر اس میں پھونک مار دیں تو وہ زندہ ہوکر پرند ہوکر اڑنے لگے جو یہ کہتے ہیں کہ "مردہ تا قیامت مردہ ہی ہے زندہ نہیں ہوسکتا" وہ یقیناً کافر اور منکر قرآن ہے اور گستاخان محبوب رب العلمین بھی کہ سخت ترین کافر ہے۔

۳:۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فقلنا اضربوه ببعضها ط كذالك يحي الموتىٰ ويريكم آيٰته لعلكم تعقلون

(البقرۃ:۷۳)

"تو ہم نے فرمایا کہ اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اللہ یونہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو۔"

معلوم ہوا جن لوگوں کا یہ ایمان ہے کہ "مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی" وہ قرآن کریم کے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان نہیں رکھتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کو ظاہر فرمانے کیلئے ایک گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جب اس گائے کا ٹکڑا اس مقتول مردہ لاش کے مارا گیا وہ زندہ ہوگیا۔ بس اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ہماری قدرت کے منکر ہیں کافر اور بے عقل ہیں۔

۴:۔اور لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

او کالذی مر علیٰ قریہ وھی خاویة علیٰ
عروشھا قال انی یحی ھٰذہ اللہ بعد موتھا
فاماتہ اللہ مائة عام ثم بعثہ قال کم لبثت ط قال
لبثت یوما او بعض یوم ط قال بل لبثت مائة عام
فانظر الیٰ طعامك وشرابك لم یتسنة وانظر
الیٰ حمارك ولذ جعلك اٰیة للناس وانظر الیٰ
العظام کیف لنشزھا ثم نکسوھا لحما فلما
تبین لہ قال اعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر ☆
(البقرۃ:۲۵۹)

''یا اس کی طرح جو گذرا (عزیر علیہ السلام) ایک بستی (بیت المقدس) پر اور وہ ڈھئی (ویران) پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیونکر جلائے (زندہ کرے) گا اللہ اسکی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گذر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس

لئے کہ ہم تجھے لوگوں کیواسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ
کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ
معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ
کرسکتا ہے۔''

اس میں بتایا کہ بادشاہ بخت نصر نے جب بیت المقدس کو ویران اور بنی اسرائیل کو قتل اور گرفتار کر کے تباہ کر ڈالا عزیر علیہ السلام وہاں سے گذرے آپ کے ساتھ ایک برتن میں کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا بستی میں کسی شخص کو نہ پایا عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا انی یحی ھٰذہ اللہ بعد موتھا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا گدھا بھی مر گیا۔ستر سال بعد اللہ تعالیٰ نے شاہ فارس کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لیکر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل جو باقی رہ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر بیت المقدس اور اسکے نواح میں آباد فرمادیا۔اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کو زندہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بوتک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے وہ گل چکا

تھا اعضاء بکھر گئے تھے عزیر علیہ السلام کے سامنے اس کے اعضاء اپنے اپنے مواضع پر آئے، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی، بال نکلے، پھر زندہ ہو کر آواز کرنے لگا۔

اللہ تعالیٰ نے سو سال کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ فرمایا اور ان کے گدھے کو جو سڑ کر گل گیا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے زندہ کیا۔ یہ غیر مقلد اہلحدیث اور ان کے سارے دینی بھائی قرآن کریم کے منکر اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے والے اسی پر مصر ہیں کہ ''مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی'' اللہ تعالیٰ نے ان عقائد کو باطل فرما دیا اور یہ ظاہر کر دیا کہ یہ کفار ناہنجار کی بولی بولنے والے منکر قرآن اور گستاخان محبوب رب العٰلمین ہیں بلکہ یہ کفار و مشرکین سے بھی زیادہ بدتر ہیں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک فضل و کمال اگرچہ غلط ہی سہی کہ شاعر، ساحر اور کاہن کہتے تھے یہ تو یہ بھی نہیں کہتے کیونکہ شاعر، ساحر، کاہن کو وہ اپنے سے بہتر اور افضل سمجھتے تھے۔ یہ لوگ تو معاذ اللہ اپنی طرح بشر کہتے ہیں اور اسی پر مصر ہیں اور رسول کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کو ہرگز نہیں مانتے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

نوٹ:۔ ان آیات کریمہ سے ان کا یہ دعویٰ بھی باطل ہو گیا کہ ''کوئی انسان بھی مرنے کے بعد روحانی یا جسمانی طور پر دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔'' اور اس سے ان کے دین کا بطلان بھی ظاہر ہو گیا۔

سہ اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

بشیر احمد لکھتا ہے۔

''ہر مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے

أ اذا متنا وکنا ترابا وعظاما ء انا لمبعوثون ☆
اواباء نا الاولون ☆ قل نعم وانتم داخرون ☆
فانما هی زجرة واحدة فاذاهم ینظرون ☆
وقالوا یٰویلنا هٰذا یوم الدین ☆ (الصّٰفّٰت:۱۶تا۲۰)

ترجمہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی۔ کہہ دو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی اور یہ سب انسان اسوقت دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہی جزا کا یعنی قیامت کا دن ہے۔(۱۶تا۲۰ الصّٰفّٰت)

۲۔ قال من یحی العظام وهی رمیم قل یحیها الذی انشاء ها اول مرة وهو بکل خلق علیم
(یٰسین ۷۹)

ترجمہ کہنے لگا جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کریگا

جواب دیجئے ان کو وہی زندہ کریگا جس نے پہلی بار ان کو پیدا کیا تھا وہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

۳۔ قد علمنا ما تنقص الارض منهم وعندنا كتٰب حفيظ

ترجمہ ان مردوں کے جسموں کو زمین جتنا کھا کھا کر کم کرتی جاتی ہے ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس محفوظ کتاب بھی ہے۔ (ق ۴)

نمبر ۴ معدوم نمبر ۵ ہے۔

وقالواء اذا ضللنا فی الارض انا لفی خلق جديد بل هم بلقاء ربهم كٰفرون (سجدہ:۱۰)

ترجمہ اور کہنے لگے جب ہم زمین میں ملیا میٹ ہو جائیں گے تو کیا ہم ازسرنو پیدا ہوں گے حقیقت میں یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

۶۔ وقال الذين كفروا هل ندلكم علىٰ رجل ينبكم اذامزقتم كل ممزق انكم لفی خلق جديد۔

ترجمہ اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو تم نئے سرے سے پیدا ہو گے (سورۃ سبا ۷)۔"

(کیا مردے سنتے ہیں۔۱۳،۱۴)

بشیر احمد کا دعویٰ ہے کہ ''ہر مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے'' اس دعویٰ کی دلیل میں جو آیات نقل کیں اور اس سے اپنے دین کا ثبوت دیا ان میں یہ بشیر احمد اور تمام غیر مقلد اہلحدیث بلکہ کلھم نجدی وہابی بھی داخل ہیں یہ آیات کریمہ ان سب کو شامل کہ یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔

آیئے ملاحظہ کیجئے کہ ان آیات کریمہ میں کس کے حال کی خبر دی جارہی ہے۔ بشیر احمد نے اپنے دعویٰ کی دلیل پر جو پہلی آیت پیش کی اس میں آیت نمبر ۱۶ تا ۲۰ کو نقل کیا حالانکہ جن کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں ان کا ذکر آیت نمبر ۱۱ سے بیان کیا جارہا ہے اور فرمایا جارہا ہے۔

فاستفتھم اھم اشد خلقا ام من خلقنا ۔ انا خلقنٰھم من طیب لازب ☆

''ان (کفار مکہ) سے پوچھو کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا۔''

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ یہ آیات کفار و مشرکین کی بابت نازل فرمائیں گئیں۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ ان سے پوچھو یہاں کفار مکہ سے استفسار ہے مگر یہ ہر کافر کیلئے عام ہے چنانچہ فرمایا۔

بل عجبت ویسخرون ☆ واذا ذکروا لا

يذكرون ☆ واذا راوا اٰية يستخرون ☆ وقالوا
ان هٰذا الا سحر مبين ☆ ءَ اذا متنا وكنا ترابا
وعظاما ءَ انا لمبعوثون ☆ اواباء نا الاولون ☆
قل نعم وانتم داخرون ☆ فانما هى زجرة
واحدة فاذاهم ينظرون ☆ وقالوا يٰويلنا هٰذا
يوم الدين ☆ هٰذا يوم الفصل الذى كنتم به
تكذبون ☆ احشروا الذين ظلموا وازواجهم
وما كانوا يعبدون ☆ من دون الله فاهدوهم
الىٰ صراط الجحيم

(الصّٰفّٰت:۱۱،۲۲)

”بلکہ تمہیں اچنبھا آیا (ان کی تکذیب کرنے سے) اور
وہ (کفار) ہنسی کرتے ہیں اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی
نشانی دیکھتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا
جادو۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (جو ہم سے بہت پہلے فنا
ہوگئے) تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہوگے تو وہ تو ایک ہی جھڑک
ہے (یعنی نفخہ ثانیہ) جبھی وہ (زندہ ہوکر اپنے افعال) دیکھنے لگیں
گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی۔ ان سے کہا جائیگا (فرشتے

کہیں گے) یہ انصاف کا دن ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ہانکو (فرشتوں کو حکم دیا جائیگا) ظالموں اور ان کے جوڑوں کو (ظالموں سے مراد کفار اور جوڑوں سے مراد شیاطین) اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا (بتوں کو) ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف۔''

معلوم ہوا کہ یہ سارے کے سارے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ان غیر مقلدین نے بذات خود ہی اپنا پورا کچا چٹھا بیان کر دیا یہ ہے ان کی متاع دارین ساری عمر کی کمائی اور ان کے گھر کا سارا مال جو بیان کیا گیا معلوم ہوا کہ ؎

یہ ہیں پکے ناری
از خود ہیں اقراری

بشیر احمد نے باوجودیکہ اول و آخر کی آیتیں نقل نہ کیں مگر پھر بھی بھید چھپ نہ سکا اور اپنا مال و متاع سب ظاہر کر دیا کہ ان کا شمار بھی ان ہی میں ہے اس کے بعد دوسری آیت کریمہ پر تبصرہ کی حاجت نہیں کہ سارا حال تو پیش کردہ آیت نمبر ا ہی میں کھل گیا کہ یہ کون ہیں؟ یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

۲ قال من یحی العظام وھی رمیم ..... الخ یہاں بھی خیانت سے کام لیا اور ابتدائی آیات کو چھوڑ دیا اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اولم یرا الانسان ان خلقنٰہ من نطفة فاذا ھو

خصیم مبین ☆ وضرب اللہ لنا مثلا ونسی خلقه قال من یحی العظام وھی رمیم☆ قل یحیھا الذی انشاء ھا اول مرة وھو بکل خلق علیم

(یٰسین:۷۷،۷۹)

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے (یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر) اور اپنی پیدائش کو بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ (گلی ہوئی) ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئی تم فرماؤ انہیں وہی زندہ کریگا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔''

بشیر احمد کے دلائل سے ثابت ہوا کہ بشیر احمد اور اس کے دینی بھائی وہ ہیں جن کو اللہ قہار نے صریح جھگڑالو فرمایا یہ لوگ حیات بعد الممات کے منکر ہیں اور آخرت کے جھٹلانے والے تو اپنے دین کا پورا حال لکھ دیا کہ ''ہر مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے'' اور مٹی میں سمع و بصر و نطق کی صلاحیت نہیں کہ کچھ سنیں اور دیکھیں یا بول سکیں چنانچہ کتابچہ کا عنوان ہی یہ طے پایا ''کیا مردے سنتے ہیں؟'' جب مردے مٹی ہو گئے تو ان میں یہ صلاحیت کہاں؟۔

۳:۔بشیر احمد نقل کرتا ہے۔ قد علمنا ما تنقص الارض منهم ...... الخ
خائن سارق نے اول و آخر کی آیات کو چھوڑ دیا جس میں فرمایا گیا۔

بل عجبوا ان جاء هم منذرمنهم فقال الكٰفرون
هٰذا شیء عجیب ☆ ءاذا متنا وكنا ترابا ذالك
رجع بعيد ☆ قد علمنا ما تنقص الارض منهم
وعندنا كتٰب حفيظ ☆ بل كذبوا بالحق لما جاء
هم فهم فی امر مريج ☆
(ق:۲،۵)

"بلکہ انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر
سنانے والا تشریف لایا (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو کافر بولے
یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے
پھر جئیں گے یہ پلٹنا دور ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہم جانتے ہیں
جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایک یاد
رکھنے والی کتاب ہے۔ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان
کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں (حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے شاعر، ساحر، کاہن وغیرہ
کہتے ہیں)۔"

معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین تو کم از کم اپنے سے برتر جانتے شاعر، ساحر و کاہن وغیرہ کہتے تھے گویا وہ شاعر، ساحر، کاہن وغیرہ صفات اگرچہ جھوٹ ہی سہی مگر خود اپنے پر توانہوں نے ترجیح دی مگر یہ نجدی وہابی غیر مقلد (اہلحدیث) وغیرہ ان کفار سے بھی بدتر ہیں کہ حضور اکرم سید عالم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہتے ہیں۔ ۔

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

۴:۔معدوم

۵:۔وقالواء اذا ضللنا فی الارض انا لفی خلق جدید بل ھم بلقاء ربھم کٰفرون (سجدہ:۱۰) ترجمہ اور کہنے لگے جب ہم زمین میں ملیا میٹ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے حقیقت میں یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

(کیا مردے سنتے ہیں:۱۴)

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بشیر احمد اور اسکے دینی بھائی سب آخرت اور رب العزت جل جلالہٗ کی بارگاہ میں حاضری کے منکر ہیں۔تو ان کے بارے میں اس کے آگے فرمایا جاتا ہے۔

فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ھذا انا نسینٰکم

وذوقوا عذاب الخلد بما كنتم تعلمون ☆

’’اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے (منکر) تھے ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کئے کا بدلہ۔‘‘

(السجدہ:۴۱)

بتلایئے جناب کوئی کیا کرسکتا ہے یہ سارے ناری اپنے منہ اقراری ہمارے مالک و معبود نے ان کو وہی بدلہ دیا جیسا کہ انہوں نے کیا۔

۶۔وقال الذین کفروا ھل ندلکم علیٰ رجل ینبکم اذامزقتم کل ممزق انکم لفی خلق جدید ۔ترجمہ اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مرکر پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو تم نئے سرے سے پیدا ہو گے۔

(سورۃ سبا: ۷)۔‘‘

(کیا مردے سنتے ہیں:۱۴)

خائن نے اس کے آگے والی آیت کو چھوڑ دیا جس میں اللہ تعالیٰ ان کا رد فرما رہا ہے کما قال تعالیٰ ۔

افترى علىٰ الله كذبا ام به جنة ط بل الذين لا يومنون بالاخرة فى العذاب والضلل البعيد

(سبا:۸)

''کیا اللہ پر اس نے جھوٹ باندھا یا اسے سودا ہے (جنون) بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ نجدی وہابی غیر مقلد اہلحدیث وغیرہ سب آخرت کے منکر اور اللہ واحد قہار کے عذاب میں گرفتار اور دور کی گمراہی کا شکار ہیں ۔ انہوں نے کتاب لکھ کر اپنے دین کی سند عامۃ الناس کے سامنے پیش کر دی اور ثابت کر دیا کہ یہ لوگ کافروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں کفار بیشک آخرت کے منکر مگر اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سے افضل جانتے شاعر، ساحر، کاہن وغیرہ کہتے گویا ان کفار کے نزدیک شاعر، ساحر اور کاہن وغیرہ بھی ایک فضل سے متصف تھے اور یہ وہابی نجدی غیر مقلد وغیرہ اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھیں آخرت کے منکر ہونے کے مزید براں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرح (معاذ اللہ) بشر کہتے ہیں۔

چنانچہ ان کا ایمان ہے کہ:

''مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹتی۔''

''ہر مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے۔''

''شہید پر بھی موت واقع ہوتی ہے یعنی وہ بھی مردہ ہے۔''

پھر لکھتا ہے۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی (معاذ اللہ) موت آچکی ہے۔''

پھر لکھتا ہے۔

''روح بھی قیامت کے دن جسم اطہر میں لوٹے گی۔''

وغیرہ وغیرہ کفریات سے پوری کتاب مملو ہے چنانچہ فقیر کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ محبوبان رب العلمین کی جناب میں توہین اور گستاخی والے کلمات نقل کرے۔

مسٹر بشیر احمد نے اپنی اس کتاب ''کیا مردے سنتے ہیں؟۔'' میں اپنے دین کے عقائد بیان کئے اور ان عقائد ایمان اور اصول دین اہلحدیث کے ماسوا نجدی وہابی مقلد (دیو بندی، تبلیغی وغیرہ) غیر مقلد اہلحدیث کے تمام فرق معروفہ عقائد پر بحث کی اور اپنے عقائد کو قرآن کریم کی آیات کریمہ سے ثابت فرمایا پہلی آیت کے ترجمہ میں اپنے ایمان و دین کا ذکر کرتے ہیں۔

''ترجمہ۔ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی .... الخ۔''

ان ہی لوگوں کے متعلق اللہ واحد قہار فرماتا ہے۔

واصحٰب الشمال ما اصحٰب الشمال ☆ فی سموم و حمیم ☆ وظل من یحموم ☆ لا بارد

ولاكريم ☆ انهم كانوا قبل ذالك مترفين ☆ وكانوا يصرون علىٰ الحنث العظيم ☆ وكانوا يقولون ☆ ائذا متنا وكنا ترابا و عظاماء انا لمبعوثون ☆ او اباؤنا الاولون ☆ قل ان الاولين والاخرين ☆ لمجموعون ءالىٰ ميقات يوم معلوم ☆ ثم انكم ايها الضلون المكذبون☆ لا كلون من شجر من زقوم☆ فمالئون منها البطون ☆ فشربون عليه من الحميم ☆ فشربون شرب الهيم ☆ هٰذا نزلهم يوم الدين☆

(الواقعہ:۴۱،۵۶)

''اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی ۔ بے شک وہ اس سے پہلے نعمتوں میں تھے پھر اس بڑے گناہ کی ہٹ رکھتے تھے (ضدی اور ہٹ دھرم تھے) اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں گی تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی

(بشیر احمد کی دلیل، اللہ عزوجل اس کا رد فرماتا ہے) تم فرماؤ بے
شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے
ہوئے دن کی میعاد پر پھر بے شک تم اے گمراہو! جھٹلانے والو
(کافرو) ضرور تھوہر کے پیڑ سے کھاؤ گے۔ پھر اس سے پیٹ بھرو
گے۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر ایسا پیو گے جیسے سخت
پیاسے اونٹ پئیں یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن۔''

یہ آخرت میں ان کی مہمانی کا مختصر بیان قرآن کریم میں صرف ایک ہی سورۃ ''الواقعہ'' میں سے بیان کیا گیا اس طرح مختلف سورتوں میں ان جہنمیوں پر عذاب شدید کا ذکر موجود ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ دوزخ کیا ہے؟ اللہ قہار و جبار کے قہر و جلال کے مظہر کا ایک وسیع ترین مکان ہے۔ اس مکان میں ایسی آگ ہے جس کا ایندھن آدمی (کافر) پتھر (بت وغیرہ) ہیں جہنم کے شرارے یعنی پھول اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے دنیا کی آگ کی دوزخ کی آگ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ جس میں سب سے کم درجہ کا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے پتیلی (دیگچی) میں تیل کھولتا ہے جس سے وہ سمجھے گا کہ مجھ پر سب سے زیادہ عذاب ہے حالانکہ سب سے کم اسی پر عذاب ہو رہا ہے۔ مگر کفار کی سرزنش کیلئے اور طرح طرح

کے عذاب مہیا کئے ۔لوہے کے ایسے گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہوکر اس کو اٹھانہیں سکتے ۔بختی اونٹ کی گردن کے برابر بچھو، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائیگا جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گا وہ پلایا جائیگا خاردار تھوہر کھانے کو دیا جائیگا غرض کہ کفار ومشرکین کو سخت عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا کیونکہ یہ اللہ عزوجل کی تکذیب کرتے تھے اور آخرت کے منکر تھے، اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ان الذین کفروا من اهل الکتٰب والمشرکین فی
نار جهنم خٰلدین فیها اولٰئك هم شر البریه
(البینة:٦)

’’بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں
ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں ۔‘‘

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

مسٹر بشیر احمد غیر مقلد بقلم خود اہلحدیث نے اپنے کتابچہ میں جتنی بھی آیات کریمہ اپنے دین کی حمایت اور اپنے ایمان کے ثبوت میں قرآن کریم سے منتخب کیں وہ سب اسی قبیل سے نقل کی گئیں جن میں اللہ واحد قہار نے کفار ومشرکین کے اقوال و بکواس جن میں اللہ قادر وقیوم کی قدرت اور آخرت یعنی حیات بعد الممات کا انکار

ہے اور اسی پر اصرار ہے جس سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ یہ لوگ بھی کافر ہیں اور کافروں کو ہی عزیز رکھتے ہیں اور ان کی بکواس پر ایمان اور اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں، چنانچہ ان کے متعلق فرمایا گیا۔

ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا
يحبونهم كحب الله
(بقرۃ:۱٦۵)

''اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں۔''

چنانچہ ان لوگوں یعنی نجدی وہابی غیر مقلد وغیرہم کی دوستی کفار ومشرکین سے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ لگانے والے مومنین صالحین اہل سنت کو شہید کرنے والے یہی لوگ تو ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ان ہی خبثاء نے کعبہ معظّمہ پر گولیاں چلائیں اور اجل علماء دین کو کعبہ معظّمہ میں شہید کیا حرمین شریفین کو لوٹنے والے یہی تو ہیں۔

تمہیں کالی گھٹا کا بھی نہیں پہچاننا آتا
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

مومنین صالحین اہلسنت کے اجسام بعد الموت مٹی نہیں کھاتی۔

اس قسم کے متعدد واقعات کتب دینیہ میں مسطور موجود ہیں کہ مومنین صالحین کے اجسام بعدازموت محفوظ رہتے ہیں ان کو مٹی نہیں کھاتی جن میں سے چند بطور نمونہ از مشتے خروارے پیش کرتا ہوں۔

﴿نمبر:۱﴾ مؤلف کتاب مستطاب دلائل الخیرات، ولی کامل، عالم عامل کامل اکمل، قطب زمانہ سیدی مولانا سید ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات شریف ۱۶/ربیع الاول شریف سن آٹھ سوستر ہجری قدسی (۸۷۰ھ) نماز فجر فرض کے سجدے میں ہوئی اسی روز ظہر کے وقت وسط مسجد میں بمقام سوس مدفون ہوئے پھر ستر سال بعد سوس سے نقل کیلئے لوگوں نے قبر کھول کر ان کے چہرے انور سے کفن اٹھایا تو سارا بدن اور کفن صحیح اور معطر تر از مشک پایا داڑھی اور سر کے بال کی اصلاح کا خط بھی جیسے ایک دوروز قبل موت کے بنوایا تھا اسی طرح تازہ تھا چہرہ ایسا ہشاش بشاش سرخ وسفید تھا جیسے کوئی ابھی سو گیا ہو اور ہنسنے پر آمادہ تھا چہرہ انور پر کسی نے امتحاناً انگلی دبائی اللہ کی شان نظر آئی یعنی خون ہٹ گیا پھر جب انگلی اٹھائی تو زندوں کی طرح خون ابھر آیا پھر

وہاں سے نقل کر کے مراکش کے قبرستان روضۃ العروس میں ان کو دوبارہ دفن کیا...... ملخصاً۔'' (دلائل الخیرات شریف: ۴،۵۔ مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۱ھ)

معلوم ہوا کہ محبوبان رب العلمین کے اجسام محفوظ و مامون رہتے ہیں۔

﴿نمبر:۲﴾ ابو یعلی نے اپنی سند میں اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ملک الموت! میرے ولی کے پاس جاؤ اور اسے لے آؤ کیونکہ میں نے اسے رنج و راحت دونوں ہی سے آزمایا ہے اور اسے اپنی رضا کے مطابق پایا تو میں چاہتا ہوں کہ اسے دنیا کے غموں سے نجات دلاؤ تو ملک الموت پانچ سو ملائکہ کی جماعت کے ہمراہ چلتے ہیں ان کے ساتھ جنت کی خوشبو والے کفن ہوتے ہیں اور ان کے پاس پھولوں کی شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے مختلف خوشبوئیں مہکتی ہیں اور یہ بیسیوں رنگوں کی ہوتی ہیں ان کے پاس مشک میں بسا ہوا سفید ریشم ہوتا ہے تو ملک الموت فرشتوں کے ہمراہ بیٹھ جاتے ہیں فرشتہ اپنا ہاتھ اس کے ایک ایک عضو پر رکھ لیتا ہے اور مشک میں بسے ہوئے اس ریشم کو اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دیا جاتا ہے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے اب اسکا دل جنت کی

جانب رغبت کرتا ہے کبھی ازواج مطہرہ کی جانب کبھی لباس کی طرف اور
کبھی پھلوں کی طرف جیسے گھر والے روتے ہوئے بچے کا دل بہلاتے
ہیں اسی طرح اس کا دل بہلایا جاتا ہے اور اسکی جنتی ازواج اس وقت
خوش ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس کی روح کو دتی ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اے
پاک نفس! اچھے درختوں دراز سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں کی طرف
چل ملک الموت اس پر ماں سے بھی زائد شفقت کرتے ہیں وہ جانتے
ہیں کہ یہ روح اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے تو وہ اس روح پر نرمی
کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں پس اسکی روح اس طرح نکالی جاتی
ہے جس طرح آٹے سے بال آپ نے فرمایا ادھر اس کی روح نکلتی ہے
ادھر تمام فرشتے کہتے ہیں ''السلام علیکم ادخلوا الجنة بما
کنتم تعملون (یعنی تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہو اپنے اعمال
کے بدلے میں) یہی ماحصل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ہے کہ وہ لوگ
جن کو فرشتے موت دیتے ہیں پاکی کی حالت میں۔'' (شرح الصدور
بشرح حال الموتی والقبور، اردو:۵۹)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے اجسام مامون اور محفوظ رہتے ہیں اور
ہمیشہ عیش کرتے ہیں۔

﴿نمبر:۳﴾ دوسرے مقام پر فرمایا جاتا ہے۔

"جب ملک الموت اس کی روح آسمان پر پہنچاتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام استقبال کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں ہر فرشتہ اس شخص کو بشارت دیتا ہے جب ملک الموت روح کو لیکر عرش کے پاس پہنچتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کی روح کو لیکر سرسبز وشاداب درختوں اور بہتے ہوئے پانی میں رکھ دو۔

جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اسکی دائیں طرف سے آتی ہے اور روزے بائیں طرف سے اور قرآن کریم اور ذکرو اذکار اس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا قدموں کی طرف آتا ہے اور صبر قبر کے ایک گوشے میں آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ عذاب کو بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ جا یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا اب آرام سے لیٹا ہے۔ اب عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں۔ سر کی جانب آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا۔ جس راہ سے جانا چاہتا ہے اسی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے پس عذاب محفوظ پا کر واپس ہوتا ہے اس وقت صبر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لئے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا لیکن اب پل صراط اور

میزان پر کام آوے نگا۔ پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجے گا جن کی نگاہیں اچک لینے والی بجلی کی مانند ہوں گی اور آواز کڑک دار بجلی کی طرح دانت سینگوں کے مانند سانسیں شعلوں کی مانند اپنے بالوں کو روندتے ہوئے چلتے ہوں گے۔ ان دونوں کے کاندھوں کے درمیان عظیم فاصلہ ہوگا مومنین کے علاوہ ان کے دل کسی کیلئے مہربانی اور رحم کرنیوالے نہ ہونگے ان کا نام منکر اور نکیر۔

ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک ہتھوڑا ہوگا اگر جن وانس جمع ہو جائیں تو اس کو نہ اٹھا پائیں۔ پھر مردے سے کہیں گے بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جائے گا اور اس کے کفن کے کپڑے اس کے بدن سے گر کر نیچے آجائیں گے پھر وہ پوچھیں گے کہ تمہارا رب کون ہے، دین کیا ہے، رسول کون ہیں۔ یہ کہے گا میرا رب اللہ تعالیٰ اور دین اسلام اور رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ دونوں کہیں گے کہ تو نے سچ کہا پھر اس کو قبر میں رکھ کر قبر کو ہر جانب سے فراخ کر دیا جائیگا پھر اس سے کہیں گے کہ ذرا اوپر دیکھو اب جو دیکھے گا تو دروازہ جنت کی طرف کھلا ہوگا پھر وہ کہیں گے اللہ کے ولی جنت میں تیرا یہ مقام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کو ایسی فرحت ہوگی کہ اسے کبھی نہ بھولے گا اب اس سے کہا جائیگا کہ ذرا

نیچے دیکھوتو جہنم کی طرف ایک دروازہ کھلے گا وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ اے ولی اللہ تو نے اس سے نجات پالی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بخدا اس وقت اس کو ایسی خوشی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی اس کے لئے ستر دروازے جنت کے کھولے جائیں گے جن سے جنت کی ٹھنڈک اور خوشبوئیں آئیں گی یہانتک کہ اسے حشر کے دن قبر سے اٹھایا جائیگا۔'' (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: ۶۰،۶۱)

معلوم ہوا کہ مومنین صالحین اپنی قبروں میں عیش وعشرت کے ساتھ مامون اور محفوظ رہیں گے۔

﴿نمبر۴﴾ ''ابو یعلی اور بیہقی نے اور ابن مندہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔''

(شرح الصدور: ۱۷۳)

﴿نمبر۵﴾ مسلم نے انس سے روایت کی کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اس حدیث کو بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی۔'' (شرح الصدور: ۱۷۳)

﴿نمبر۶﴾ ابن سعد نے طبقات میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور امام احمد

نے زہد میں عفان بن مسلم سے روایت کی کہ:

''انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا کہ ثابت بنانی نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دے تو مجھے بھی دے۔ ابونعیم نے یوسف سے انہوں نے عطیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ثابت کو حمید طویل سے کہتے سنا کہ اے حمید کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث معلوم ہے جس سے پتا چلتا ہو کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دیگر لوگ بھی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا پھر ثابت نے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو ثابت کو ضرور دینا۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ثابت بنائی کو قبر میں اتارا میرے ساتھ حمید بھی تھے جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی اور میں نے ثابت کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے (اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت بخشا)۔''

(شرح الصدور: ۱۷۴)

﴿نمبر ۷﴾ ابوالحسن بن براء نے کتاب الروضہ میں اپنی سند سے روایت کی کہ:

''ابراہیم گورکن نے مجھے اطلاع دی کہ مجھے قبر کھودتے وقت ایک اینٹ ملی اب جو میں نے اسے سونگھا تو اس میں مشک کی خوشبو مہک رہی تھی میں

نے قبر کے اندر دیکھا تو ایک بوڑھا بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔''

(شرح الصدور:۱۷۵)

﴿نمبر ۸﴾ ابن مندہ نے عاصم سقطی سے روایت کی کہ:

''انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سوراخ تھا اس میں سے جب دیکھا تو ایک شیخ جو سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا تلاوت قرآن میں مصروف تھا۔'' (شرح الصدور:۱۷۶)

ابن مندہ نے ابوالنصر نیشاپوری سے روایت کی کہ یہ ایک گورکن تھے اور متقی آدمی تھے کہ میں نے ایک قبر کھودی لیکن اس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والا جوان اس میں پالتی مارے بیٹھا ہے اور قرآن کریم پڑھ رہا ہے نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا ''کیا قیامت برپا ہوگئی؟'' میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا کہ جہاں سے مٹی ہٹائی تھی وہیں رکھ دو تو میں نے مٹی وہیں رکھ دی۔''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور:۱۷۷)

ان چند روایات سے شمس نصف النہار کی مانند واضح ہوگیا کہ مومنین صالحین اہل سنت اپنی اپنی قبور میں مامون اور محفوظ ہیں اور نماز وتلاوت قران میں مصروف ہیں اور جو بے دین گمراہ، کافرومشرک ہیں اگرچہ اپنے کو مسلمان کہیں جیسے کہ قادیانی،

نصیری وغیرہم وہ سب عذاب میں گرفتاران کے اجسام قبر میں گل سڑ کر مٹی ہو جاتے ہیں کما قال مصنفہ الکتاب ''کیا مردے سنتے ہیں۔'' اس کتاب میں انہوں نے اپنے دین وایمان کا پرچار کیا ہے اور مسلمانوں کو معاذ اللہ کفر کی دعوت دی ہے۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

ان لوگوں کے موسیرے بھائی جماعت اسلامی والے اپنے رسالہ ''ایشیاء لاہور'' میں بعنوان ''جن کو مٹی نہ کھا سکی'' لکھتے ہیں۔

''حضرت حذیفہ بن الیمان کی کنیت ابوعبداللہ لقب السرا قبیلہ عطفان خاندان عبس تھا آپ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے محرم راز بھی تھے ان کی اور ان کی والدہ دونوں کے لئے آنحضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگی آپ غزوۂ احد میں عورتوں کی حفاظت پر مامور کئے گئے تھے آپ غزوۂ خندق کے علاوہ اور بھی کئی غزوات میں شریک ہوئے عراق فتح ہونے پر حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے آپ کو نواح دجلہ کے بندوبست کا افسر مقرر کیا ۲۲ھ میں آپ نے آذربائیجان فتح کیا بعد میں مدائن کے حاکم بھی بنائے گئے حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ہی حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قرآن پاک کی نقلیں کرا کے ساری اسلامی دنیا میں پھیلانے کا مشورہ دیا تھا آپ نے بہت سی احادیث بھی روایت

کیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی آنحضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے برگذیدہ صحابی ہیں آپ کی کنیت بھی ابوعبداللہ تھی قبیلہ خزرج تھا عقبہ ثانیہ میں والد سمیت مسلمان ہوئے آنحضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو جب قرض کی ضرورت ہوتی تو آپ ہی سے لیتے تھے آپ بھی غزوۂ خندق میں شریک تھے اور بھی کئی غزوات میں شرکت کی بیعت الرضوان اور حجۃ الوداع کے مواقع پر موجود تھے۔(مشہور ہے کہ ''گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' ملاحظہ فرمایئے کہ ''وہابیت کو آگ لگ گئی اس بیان سے'' لکھتے ہیں)۔

بغداد سے چالیس میل دور ایک مقام کا نام مدائن جس کا موجودہ نام سلمان پاک ہے دائیں طرف تھوڑے سے فاصلے پر دریائے دجلہ بہتا ہے۔ یہاں حضرت سلمان فارسی، حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کے مزارات عراق کے شاہ فیصل اول کے دور میں دوبارہ تدفین کے بعد بنوائے گئے ہیں۔اس سے پہلے یہ دونوں مزارات سلمان پاک سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر تھے۔حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عراق کے شاہ فیصل اول سے خواب میں فرمایا تھا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر (رضی

اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزارات میں نمی آنی شروع ہو گئی ہے لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ بادشاہ اپنی مصروفیت کی بنا پر دن کو یہ خواب بھول گئے دوسری شب خواب میں پھر وہی کہا گیا اور پھر بھول گئے۔ تیسری رات عراق کے مفتی اعظم کو حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب والی بات کہی اور کہا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ آپ بادشاہ کو متوجہ کریئے اور ہمیں یہاں سے منتقل کروایئے۔ مفتی اعظم نے اس وقت کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا سے فون پہ بات کی اور تفصیلی ملاقات کر کے انہیں حالات سے آگاہ کیا نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لیکر بادشاہ کے پاس گئے۔ بادشاہ نے واقعہ سننے کے بعد کہا کہ ہاں میں ان کو تین بار خواب میں دیکھ چکا ہوں اور انہوں نے مجھے بھی یہی حکم دیا ہے۔ الغرض اس موضوع پر کافی بات چیت ہوئی اور مفتی اعظم نے صحابہ کرام کے حکم پر عمل کرنے پر زور دیا۔ لیکن بادشاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس بات کی تصدیق کرائی جائے کہ واقعی دریا کا پانی مزارات کی طرف بھی آ رہا ہے یا نہیں۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے عراق کے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر اور عملے نے مزارات سے دریا کے رخ پر بیس فٹ کے فاصلے پر بورنگ وغیرہ کرا کر

دیکھا مفتی اعظم بھی وہاں موجود رہے۔ پورے دن کی تگ ودو کے بعد شام کو یہ رو پوٹ دی گئی کہ پانی تو درکنار کافی نیچے سے جو مٹی نکلی ہے اس میں نمی تک نہیں ہے۔

اسی رات حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بادشاہ کے خواب میں تشریف لائے اور اپنی بات دھرائی لیکن چونکہ بادشاہ کو بورنگ وغیرہ کی رپورٹ مل چکی تھی جس میں ماہرین نے بتایا تھا کہ پانی نہیں جارہا ہے لہٰذا انہوں نے اسے خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ اگلی رات حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مفتی اعظم عراق کے خواب میں تشریف لائے اور اب کی دفعہ ان سے سختی سے کہا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھسا چلا آرہا ہے لہٰذا ہمیں جلد از جلد یہاں سے منتقل کرادیں۔ صبح مفتی اعظم پھر گھبرائے ہوئے اور پریشان بادشاہ کے پاس پہنچے اور تمام واقعہ بیان کیا بادشاہ کچھ جھلا سا گیا اور جھنجھلاہٹ اور ناراضگی کے عالم میں کہنے لگا کہ مفتی صاحب آپ ماہرین آراضی کی رپورٹ دیکھ چکے ہیں خود بھی موقع پر آپ موجود تھے پھر کیوں مجھے پریشان کرتے ہیں۔ اور خود بھی پریشان ہوتے ہیں مفتی صاحب نے کہا لیکن پھر بھی مجھے اور آپ کو برابر یہ حکم دیا جارہا ہے لہٰذا مزارات کو کھلوا دیجئے شاہ عراق نے کہا اچھا تو پھر فتویٰ دے دیجئے چنانچہ انہوں نے فتویٰ دے دیا۔ یہ فتویٰ

اور اس کے ساتھ شاہ عراق کا یہ فرمان کہ عید الاضحیٰ کی ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے مزارات کھولے جائیں گے۔ اخبارات میں شائع کر دیا گیا اس فتویٰ اور فرمان کا اخبار میں شائع ہونا تھا کہ تمام عالم اسلام میں جوش وخروش اور ہلچل پھیل گئی۔ رائیٹر نیوز ایجنسی اور دنیا کی دیگر نیوز ایجنسیوں کے ذریعے یہ خبر تمام دنیا میں پھیل گئی۔

تمام دنیا کے مسلمان مکہ معظمہ میں آئے ہوئے تھے انہوں نے صحابہ کرام کے مزارات عید الاضحیٰ کے کچھ دنوں بعد کھولنے کی درخواست کی تاکہ وہ بھی شریک ہوسکیں اس کے علاوہ دنیا کے بے شمار ملکوں ہندوستان، ترکی شمالی افریقہ، شام، فلسطین، مصر، روس، بلغاریہ، لبنان، حجاز وغیرہ سے بے شمار لوگوں نے عراق کے شاہ فیصل اول کو تار بھیجے کہ کچھ دنوں کے بعد مزارات کھولے جائیں تاکہ وہ بھی صحابہ کرام کے جنازوں میں شریک ہوسکیں۔ شاہ عراق کیلئے یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا ایک طرف عالم اسلام کا اصرار اور دوسری طرف خوابوں میں جلد از جلد منتقلی کی ہدایت اور اگر مزارات میں پانی واقعی رس رہا ہے تو مزید دیر ہونے سے مزارات کو نقصان پہنچ سکتا ہے آخر ایک ترکیب کی گئی وہ یہ کہ دریا کے رخ پر دس فٹ کے فاصلے پر ایک لمبی اور گہری خندق کھدوا کر اس میں

سیمنٹ اور بجری وغیرہ بھروادی گئی اور دوسرا شاہی فرمان جاری ہوا کہ اب مزارات کی منتقلی عیدالضحیٰ کے دس دن بعد کی جائے گی۔ مدائن سلمان پاک میں عیدالضحیٰ کے بعد دس دنوں میں تقریباً پانچ لاکھ افراد جمع ہو گئے۔ اس میں ہر مذہب، فرقہ اور عقیدہ کے لوگ تھے۔ عراق کی حکومت نے اس موقع پر دوسرے ممالک سے آنے والوں پر سے کسٹم پاسپورٹ اور کرنسی وغیرہ کی تمام پابندیاں ختم کر دیں اور صرف اپنے ملک کا اجازت نامہ لانے کو کہا اس موقع پر کئی ملکوں سے سرکاری وفود بھی آئے ان دنوں ترکی پر مصطفیٰ کمال اتاترک کی حکومت تھی انکی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی۔ مصری وفد میں وزراء علمائے کرام کے علاوہ سابق بادشاہ فاروق جو اس وقت مصر کے ولی عہد تھے، انہوں نے شرکت کی۔

آخر خدا خدا کر کے وہ دن آگیا جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی اور جس کے لئے لاکھوں افراد مدائن مین جمع تھے۔ یہ پیر کا دن تھا عراق کے شاہ فیصل اول مفتی اعظم عراق، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ارکان، سرکاری وفود اور لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا تو واقعی حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار میں پانی آچکا تھا اور حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار میں نمی آچکی تھی جبکہ یہ

مزارات دریائے دجلہ سے دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے۔ ایک کرین کے ذریعے جس میں پھاؤڑے کے پھل کے طرح پھل لگا ہوا تھا اس پر اسٹریچر کس دیا گیا حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نعش مبارک کو زمین سے اسطرح اٹھایا گیا کہ ان کی نعش مبارک کرین پر نصب شدہ اسٹریچر پر خود بخود آگئی۔ اسٹریچر کو کرین سے الگ کیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم عراق، شہزادہ فاروق والی مصر ترکی کے وزیر مختار نے اسٹریچر کو کندھا دیا اور بڑے احتیاط واحترام سے ایک شیشے کے بکس میں رکھ دیا اور پھر اسی طرح حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نعش کو انکے مزار سے نکالا گیا۔ نعش ہائے مبارک کا کفن حتیٰ کی ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے اور لاشوں کو دیکھ کر ہرگز اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے کی نعشیں ہیں۔

واضح رہے کہ حضرت حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ۳۶ھ میں اور حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال تقریباً ۷۴ھ میں ہوا۔ بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو رحلت فرمائے ہوئے دو یا تین گھنٹے ہوئے ہیں اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ دونوں صحابہ کرام کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پراسرار چمک تھی کہ کئی لوگوں نے چاہا کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں۔ لیکن ان کی آنکھیں اس

چمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھیں۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں جن کی آنکھوں نے حضور اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دیکھا ہو وہ آنکھیں سبحان اللہ۔ ایک بین الاقوامی شہرت (بیاض ہے) دیکھتا ہی رہ گیا وہ بے اختیار ہو کر آگے بڑھا اور مفتی اعظم کے ہاتھ پکڑ کر اس نے کہا کہ اسلام کی حقانیت اور صحابہ کرام کی بزرگی ان پر واضح ہوگئی ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام کے جنازوں کو پورے ادب و احترام کے ساتھ سلمان پاک کیطرف لے جانا شروع کیا گیا راستے میں ہوائی جہازوں نے غوطے لگا لگا کر سلامی دی اور ان پر پھول برسائے اس کے علاوہ مجمع نے بھی منوں پھول برسائے جب وہ جنازے سلمان پاک حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار کے پاس پہنچے تو یہاں اعلیٰ فوجی حکام نے گارڈ آف آنر پیش کیا سفرائے مملکتوں نے پھول نچھاور کئے اور انہی ہستیوں نے جنہوں نے لاشوں کو سب سے پہلے کرین سے اتارا تھا پورے ادب واحترام سے قبروں میں جو پہلے سے تیار تھیں رکھا اس طرح توپوں کی گرج فوجی بینڈوں کی گونج اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے درمیان صحابہ کرام کو سپرد خاک کر دیا گیا اس موقع پر اور اس واقعہ کو دیکھ کر اتنے لوگ ایمان لائے کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل تھا اگلے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کی فلم دکھائی گئی۔ یہ واقعہ آج دنیا میں

صداقت اسلام کی زندہ مثال ہے (بیاض ہے)''

(ایشیا لاہور، ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء: ۴۔۵ مع بقیہ: ۹)

معلوم ہوا کہ جو لوگ سچے مسلمان ہیں ان کے لئے یہ واقعہ صداقت اسلام اور علم ایمان ہے مگر جو لوگ دشمنان اسلام اور گستاخان محبوبان رب العلمین ہیں وہ تو یہی کہتے ہیں کہ ''مرنے کے بعد جسم مٹی ہو جاتا ہے۔'' الحمد للہ رب العلمین اس واقعہ نے جو تیرہ سو سال کے بعد رونما ہوا اسلام کی حقانیت اور ایمان والوں کی مقبولیت کو واضح طور پر ثابت کر دیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ زندہ رہتے ہیں۔

اے ایمان والو! ان واقعات عجیبہ و نادرات غریبہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ۔

۱۔ ہر انسان مرنے کے بعد زندہ کیا جاتا ہے ورنہ سوالات نکیرین اور اجر کاملین و عذاب کیا معنی یہ کس عقیدہ کا انکار ہو گا۔؟

۲۔ محبوبان رب العلمین کے اجسام کو مٹی نہیں کھاتی۔

۳۔ روح ہر شخص کی زندہ رہتی ہے اس کیلئے موت نہیں۔

۴۔ مومنین صالحین اہل سنت کی روحیں علیین میں آزاد رہتی اور سیر کرتی ہیں ان کا تعلق جسم خاکی سے ہر آن رہتا ہے۔

۵۔ صحابہ کرام کے واقعے سے معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہیں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔

۶ ✽ شاہ عراق کے پاس جانا اور اس کو حکم کرنا اور پھر مفتیٔ اعظم عراق کے پاس تشریف لے جانا اور بار بار تاکید کرنا اس امر پر دال ہے۔

۷ ✽ اس سے معلوم ہوا کہ سلاطین زمان پر ان کی حکومت ہے ورنہ مفتیٔ اعظم عراق کے پاس جانا اور سختی سے حکم کرنا ان کی حکومت قاہرہ کا ثبوت ہے۔

۸ ✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا اسٹریچر پر خود بخود آ جانا ان کی حیات جاوید کی دلیل ہے۔

۹ ✽ معلوم ہوا کہ جو اشیاء ارضی سائنسی آلات جدیدہ سے معلوم نہیں ہوتے یہ ان سے بھی خبردار ہوتے ہیں۔

۱۰ ✽ اپنی قبر میں پانی آنے کے علاوہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی نمی کی خبر دینا اس امر کی دلیل ہے کہ ان سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔

۱۱ ✽ تیرہ سو سال کے بعد جب نعش مبارکہ کو کھولا گیا تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کی خواب راحت کو دو یا تین گھنٹے گذرے ہیں یہ دلیل حیات جاوید پر کامل ثبوت ہے۔

۱۲ ✽ اللہ قادر و مختار ہے اس نے اپنے محبوب بندوں کو بھی قدرت اور اختیار عطا فرمایا ہے۔

۱۳ ✽ جب قدرت اختیار ثابت تو پانی کا آنا اور نمی کا پہنچنا کیا معنی وہ اس کو بھی روک سکتے تھے۔

۱۴ ✽ ان کے پانی نہ روکنے میں یہ حکمت تھی کہ اپنی زندگی اور اختیار کا ظاہر کرنا

مقصود و مطلوب تھا۔

۱۵﴾ ان کی اس حکمت بالغہ کا صلہ ہی تو ہے کہ بے شمار لوگ ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے، کما قیل لہ۔

۱۶﴾ مگر غیر مقلد اہل حدیث کو توفیق نہ ملی کہ وہ ایمان لاتا اور مسلمان ہو جاتا گستاخی سے باز آجاتا۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اہل حدیث کے امام دوراں مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں۔

"قال بعض العلماء ترجی سرعة اجابه عند قبر النبی (صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) او غیره من المواضع المتبرکة قال الشافعی قبر موسیٰ الکاظم تریاق مجرب و روی الشیخ ابن حجر المکی فی القائد عن الشافعی قال انی اتبرك بقبر ابی حنیفة و اذا عرضت لی حاجتی عند قبره واصلی رکعتین وادعو الله عنده فتقضی حاجتی ۔" (ھدیۃ المھدی:۳۲)

خلاصہ عبارت کا یہ ہے کہ۔

"بعض علماء فرماتے ہیں کہ مزار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اگر دعا کرے فوراً قبول ہوتی ہے اسی طرح دیگر مواضع متبرکہ پر دعائیں

جلد مقبول ہوتی ہیں اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار قبولیت دعا کے لئے مجرب ہے اور شیخ ابن حجر مکی سے روایت ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ کے مزار مبارک سے تبرک حاصل کرتا ہوں جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھ کر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر بتوسل امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ یہ امر تو امام اہلحدیث وحید الزماں کو بھی تسلیم ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم اپنی قبور میں زندۂ جاوید ہیں اور حاجتمندوں کی حاجات پوری فرماتے ہیں۔

نہ ادھر ادھر کی تو بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

اب اپنے امام نافرجام پر فتوائے شرک جاری فرمایئے پھر ہماری طرف آیئے گا۔

پہلے اپنے جنوں کی خبر لو
پھر میرے عشق کو آزمانا

بشیر احمد غیر مقلد کو بڑا زعم ہے کہ "مردے سنتے نہیں" چنانچہ لکھتا ہے۔

ان تدعوهم لا يسمعوا دعاءكم ولو سمعوا ما

استجابوا لكم ويوم القيمة يكفرون بشرككم
ولا ينبئك مثل خبير ☆ (فاطر:۱۴)

ترجمہ۔انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور اگر بالفرض سن لیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک کا انکار کردیں گے حقیقت حال کی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔"

(کیا مردے سنتے ہیں؟:۲۶)

خائن نے یہاں بھی خیانت سے کام لیا اپنے محبوبوں کا نام نہ لیا جن کو یہ اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں وہ بت ہی تو ہیں جن کو یہ اپنا عزیز ترین دوست سمجھتے ہیں ان کے ذکر کو چھپایا اور اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی تلوار کا نشانہ بنایا اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتا ہے۔

ذالكم الله ربكم له الملك والذين تدعون من
دونه ما يملكون من قطمير ان تدعوهم لا
يسمعوا دعاء كم ولو سمعوا ما استجابوا لكم
ويوم القيمة يكفرون بشرككم ولا ينبئك مثل
خبير ☆ (فاطر:۱۳،۱۴)

"یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

تم پوجتے ہو (یعنی بتوں کو) دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں تم انہیں (بتوں کو) پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں (کیونکہ بت پتھر کی بے جان مورت ہے) اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کر سکیں (یہ خود بنائے ہوئے بے جان ہیں) اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کے منکر ہوں گے۔ بیزاری کا اظہار کریں گے اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے (اللہ) کی طرح۔''

معلوم ہوا کہ یہ نجدی وہابی غیر مقلد وغیرہ بتوں کے ذکر میں رطب اللسان ہیں۔ ان کو تو صرف اور صرف محبوبان رب العلمین جو اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں ان سے ہی عداوت ہے چنانچہ (معاذ اللہ) ہر عیب کو ان کی جانب منسوب کر دیتے ہیں یہاں تو مردوں کا ذکر بھی نہیں بتوں کا ذکر ہے اور یہ مردوں کو کہہ رہا ہے۔

چمن کا ذکر ہو یا بزم مے کا نام آئے
لبوں پر تذکرۂ یار آ ہی جاتا ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے زیادہ یہ بتوں کو محبوب رکھتے ہیں کبھی اپنے قلب سے انہیں فراموش نہیں ہونے دیتے۔

بشیر احمد لکھتا ہے۔

وما یستوی الاعمیٰ والبصیرا ☆ ولا لظلمٰت

ولا النور☆ ولا لظل الحرور☆ وما یستوی

الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما

انت بمسمع من فی القبور (الفاطر۔۱۹تا۲۲)

ترجمہ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں تاریکیاں اندھیرے اور روشنی

یکساں نہیں نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے نہ زندے

اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنوارتا ہے اے نبی تم لوگوں کو

نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں (کیا مردے سنتے ہیں؟:۲۷)

یہ اللہ عزوجل کے کلام میں خیانت اور من مانی لن ترانی اور خود ساختہ مطلب کہ

''مردے نہیں سنتے'' حالانکہ یہاں پر اس کا کوئی قرینہ ہی نہیں یہ مومنین اور کفار کی

مثال بیان فرمائی گئی مومنین کو زندہ اور کافروں کو مردہ فرمایا گیا اور ان آیات کریمہ

سے پہلے ہی فرما دیا گیا۔

انما تنذرالذین یخشون ربھم بالغیب واقاموا

الصلوٰۃ ؕ ومن تزکیٰ فانما یتزکیٰ لنفسہ والی

اللہ المصیر ☆ وما یستوی الاعمیٰ والبصیرا

☆ ولا لظلمٰت ولا النور☆ ولا لظل الحرور☆

وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع

من يشاء وما انت بسمع من فی القبور ☆ ان انت الا نذیر (الفاطر۔۱۸تا۲۳)

"اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا (ایمان لایا اور برائیوں سے بچا) وہ اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا (کافر اور مومن) اور نہ اندھیریاں (کفر) اور نہ اجالا (ایمان) اور نہ سایہ (حق یا جنت) اور نہ تیز دھوپ (باطل اور دوزخ) اور برابر نہیں زندے اور مردے (مومن اور کافر) بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہے (جسکی ہدایت منظور ہو) اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں (کفر کے گڑھے میں، قبر والوں سے مراد کفار ہیں جو کفر کی تاریکی میں محصور ہیں) تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو"۔

یہاں سنانا بمعنی قبول ہے مثلاً اگر باپ اپنے نالائق بیٹے کے متعلق کہے کہ میں ہزار بار کہتا ہوں وہ سنتا ہی نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی سماعت معدوم ہے بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ وہ سننا قبول ہی نہیں کرتا اسی لئے فرمایا گیا کہ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا مومن کو کام دیگا اور آخر میں بتا دیا گیا کہ پیارے تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو

اور جو قبول کرے اس کا بھلا ہے معلوم ہوا کہ مومن سنتا ہے کافر نہیں سنتا (قبول نہیں کرتا)۔

بشیر احمد لکھتا ہے۔

فانك لا تسمع الموتىٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرين (الروم:۳۵)

''ترجمہ بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں۔''

(کیا مردے سنتے ہیں)

یہاں بھی دغا بازی کی۔ یہ نجدی وہابی غیر مقلد وغیرہ اپنی دانست میں اللہ اور اس کے ایمان والے بندوں کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر خود ہی فریب میں گرفتار ہیں۔ اسی آیت سے ملحق فرمایا جا رہا ہے۔

وما انت بهد العمىٰ عن ضللتهم ان تسمع الا من يومن باٰيتنا فهم مسلمون (الروم:۵۴)

''اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے (مسلمان) ہیں۔''

اگر مردوں کو سنانا مراد ہوتا تو مومن (مسلمان) کو سنانے کا کیا مطلب۔ معلوم ہوا

کہ یہ کفار و مشرکین کی بابت فرمایا جارہا ہے کہ ان سے ہزار مرتبہ ایمان لانے اور ہدایت پانے کو کہا جائے گا مگر وہ ہرگز قبول نہ کریں گے۔ بشیر احمد لکھتا ہے۔

''ھل یسمعونکم اذ تدعون او ینفعونکم او یضرون ☆ قالوا بل وجدنا اباء نا کذالک یفعلون ☆ (الشعرا:۷۳،۷۴)

ترجمہ کیا یہ تمہاری پکار سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا یہ تمہیں کچھ نفع ونقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے۔

ان چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے صاف بتا دیا کہ قبر والوں کو مردوں کو کوئی بھی نہیں سنا سکتا اور نہ ہی وہ سن سکتے ہیں مردوں کے سننے اور زندوں کے سنانے کی نفی کر کے دونوں دروازے سماع سننے اور اسماع سنانے کے بند کر دیئے۔'' (کیا مردے سنتے ہیں؟:۲۷)

معلوم ہوا ان نجدیوں وہابیوں غیر مقلدین وغیرہ کو سب سے زیادہ محبت بتوں سے ہے انہیں کو دین کی بنیاد بنا رکھا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل متصل ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

واتل علیھم نبا ابراہیم ☆ واذ قال لابیه وقومه ما تعبدون ☆ قالوا نعبد اصناما فنظل لھا

غــکــفيــن ☆ قــل هــل يســمــعــونــکــم اذ

تدعون.........الخ

(الشعراء:۶۹،۷۲)

''اوران پر پڑھو خبر ابراہیم کی جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھران کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمھاری سنتے ہیں جب تم پکارو یا تمہارا بھلا برا کرتے ہیں بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کوایسا ہی کرتے پایا (پھراس کے بعد فرمایا)

قال افرء تم ما کنتم تعبدون ☆انتم و اباؤکم الا قدمون فانهم عدولی الا رب العٰلمین ☆

(الشعراء:۷۵،۷۷)

''فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا بے شک وہ سب دشمن ہیں مگر پروردگار عالم۔''

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ یہ نجدی وہابی غیر مقلدین اللہ اور اسکے رسولوں کے دشمنوں سے ہی سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔انہی کی محبت میں دیوانے ہیں۔

نہ کالے کو دیکھیں نہ گورے کو دیکھیں
پیا جس کو چاہے سہاگن وہی ہے

خدا ہی بہتر جاننے والا ہے کہ ان نجدیوں وہابیوں اور غیر مقلدین وغیرہم کو بتوں اور بت پرستوں سے کس قدر محبت ہے کسی عنوان پر کوئی بھی بات کریں بتوں کا ذکر رطلب اللسان ہے۔

بتوں کی محبت میں یہ لوگ اپنا دین وایمان سب کچھ لٹا بیٹھے ہیں۔

سچ فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

حبك شئى يعمى ويصم

اس کتابچہ مسمّٰی ''کیا مردے سنتے ہیں'' پر جس عنوان کا رنگ دیا اس میں بتوں کا ہی نام لیا بتوں کے فدائی اور شیدائی بت پرستوں کے ہمنوا اور خیر خواہ کسی حال میں بھی ان کو نہیں چھوڑتے اغلب ایسا معلوم ہوا ہے کہ یہ اپنے خوابوں میں بھی بتوں اور بت پرستوں کا ہی نام جپتے ہونگے اور گن گاتے ہوں گے۔

چمن کی بات ہو یا بزم ے کا نام آئے
لبوں پہ تذکرۂ یار آ ہی جاتا ہے

مومنین صالحین اہل سنت کا بیان

اللہ حی وباقی ارشاد فرماتا ہے۔

من عمل صالحا من ذكر او انثىٰ وهو مومن

فلنحيينه حيوة طيبة و لنجزينهم اجرهم
باحسن ما كانوا يعملون
(النحل:۹۷)

"اور جو اچھا کام کرے مرد یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم
اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں اس کا نیک (اچھا)
بدلہ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں۔"

ہر مومن اہل سنت کا ایمان ہے کہ موت حق ہے موت ضرور آتی ہے مگر مومنین صالحین اہلسنت کو اللہ ودود کریم بعد الموت بہترین زندگی عطا فرماتا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت ہم ضرور اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔ یہ آیت کریمہ حیات بعد الممات کے ثبوت پر صریح دلالت کرتی ہے کیونکہ دنیا دار العمل ہے اور انکے نیک اعمال کا بدلہ مرنے کے بعد ہی دیا جائے گا جس میں ان کے اعمال حسنہ کا اجر بہترین زندگی کے ساتھ عطا فرمایا جائیگا۔ چنانچہ مسلمانوں کو اللہ عزوجل نصیحت فرماتا ہے۔

لا یغرنك تقلب الذین كفروا فی البلاده متاع
قلیل ثم ماوهم جهنم وبئس المهاده لكن الذین
اتقوا ربهم لهم جنت تجری من تحتها الانهر
خلدین فیها نزلا من عندالله وما عندالله خیر

الابرار (ال عمران:۱۹۶،۱۹۸)

''اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا (عیش و عشرت کرنا) ہرگز تجھے دھوکا نہ دے تھوڑا برتنا۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا۔ لیکن وہ جو (مسلمان) اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کیلئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کی طرف کی مہمانی جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کیلئے سب سے بھلا۔''

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافروں کیلئے دنیا اور عیش دنیا ہے اور مومنین صالحین بھی اگر مرکر مٹی ہو جائیں اور قید کر دیئے جائیں جیسا کہ کفار مرکر مٹی ہو جائیں گے پھر بھی عذاب دیئے جائیں گے رہائی نہ پائیں گے تو پھر مومنین کو بشارت دی جاتی ہے۔

الذین تتوفٰھم الملٰئکة طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون
(النحل:۳۲)

''وہ (مسلمان) جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن (تقویٰ) میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر (السلام علیکم یعنی قریب موت کے بندۂ مومن سے فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے

دوست تجھ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے) جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔"

معلوم ہوا کہ مومن کے پاس فرشتے رحمت کے آتے ہیں اور سلام علیکم کہتے ہیں یہی تو مومن کیلئے تحفہ ہے کہ بعد الموت اس کو حیات جاوید عطا فرمائی جاتی ہے۔ اور جنت کی خوشگوار ہوا اور بہترین رزق عطا فرمایا جاتا ہے یہ لوگ نجدی وہابی ایمان سے محروم چنانچہ یہاں بھی روتے اور ماتم کرتے ہیں کہ ہائے مر کر مٹی میں مل جائیں گے ہڈیاں بھی گل جائیں گی اور روح کو بھی قید کر دیا جائے گا وہ کبھی ہرگز کہیں نہ جا سکے گی۔ یہ اپنا ہی حال زار سناتے اور اسی حال زار کو سنانے کے لئے ابواب کتب سیاہ کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

الذین اٰمنوا وکانوا یتقون ☆ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمٰت اللہ ذالك ھو الفوز العظیم ☆ (یونس:۶۳،۶۴)

"وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔"

معلوم ہوا کہ مومنین صالحین کیلئے دنیا میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی

خوشخبری ان کیلئے بڑی کامیابی ہے مگر وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اور مرنے کے بعد کی زندگی کے منکر ہیں وہ دنیا میں روتے اور ماتم کرتے ہیں کہ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو کیا زندہ ہوں گے وہ اسی حیرت اور تعجب میں گرفتار سینہ فگار ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے تا قیامت مردے ہیں۔ اور مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے۔ اور مردے سنتے نہیں وہ اسی غم میں گرفتار اپنی حالت زار پر روتے اور ماتم کرتے ہیں اور بحمد للہ تعالیٰ مومن کیلئے بشارت ہے دنیا میں بھی اور خوشخبری آخرت میں بھی وہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اللہ کی جناب سے انعام و اکرام پاتا عیش و آرام کرتا جہاں چاہتا جاتا اور سیر کرتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ☆ نحن اولیٰؤکم فی الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون ☆ نزلا من غفور رحیم ☆ (حم السجدہ: ۳۰،۳۲)

"بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (بوقت موت) کہ نہ ڈرو (موت سے)

اور نہ غم کرو (اہل وعیال کی جدائی کا) اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ (اور فرشتے کہیں گے) ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں (تمہاری حفاظت کرتے تھے) اور آخرت میں (تمہارے ساتھ رہیں گے) اور تمہارے لئے ہے اس (جنت میں کرامت اور نعمت ولذت) جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔"

یہ مومنین صالحین اہلسنت کیلئے موت کے وقت بشارت ہے اور ان نجدیوں وہابیوں اور غیر مقلدوں کیلئے یہ کہ مردہ ہی رہیں اور گل سڑ کر مٹی ہو جائیں گے جیسا کہ ان کے کتابچہ "کیا مردے سنتے ہیں؟" میں لکھا ہے۔

یہ فرق عظیم ہے مومن اور غیر مومن میں ۔ اللہ حنان ومنان ہم کو مومنین صالحین اہلسنت کے ساتھ رکھے اور استقامت بخشے آمین۔

چنانچہ مومنین صالحین اہلسنت کیلئے بشارت ہے کما قال تعالیٰ۔

ثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة ج

"اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات (غلامیٔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔"

اوران لوگوں نجدیوں وہابیوں وغیرہ جو ایمان سے محروم ہو چکے ہیں ان کیلئے فرماتا ہے۔

ویضل الله الظٰلمین ویفعل الله ما یشاء

(ابراہیم:۲۷)

''اوراللہ ظالموں کوگمراہ کرتا ہے(وہ اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں)اوراللہ جو چاہے کرے(یہ ظالموں کی سزا ہے کہ وہ محبوبان رب العٰلمین کی جناب میں گستاخ ہیں)۔''

مومنین صالحین (اہلسنت) پر اللہ غنی و حمید کا انعام عظیم و احسان قدیم ہے۔

اللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے۔

والسٰبقون السٰبقون ☆ اولٰئك المقربون ☆ فی جنٰت نعیم ☆ ثلہ من الاولین ☆ وقلیل من الاخرین ☆ علیٰ سرر موضونة ☆ متكئین علیها متقٰبلین ☆ یطوف علیهم ولدان مخلدون ☆باكواب واباریق وكاس من معین ☆ لا

يصدعون عنها ولا ينزفون ☆ وفاكهة مما يتخيرون ☆ ولحم طير مما يشتهون ☆ وحور عين ☆ كامثال اللؤلؤ المكنون ☆ جزاءً بما كانو يعلمون ☆ لا يسمعون فيها لغوا ولا تاثيما الا قيلا سلٰماً سلٰما ☆ واصحٰب اليمين ما اصحٰب اليمين ☆ فی سدر مخضود ☆ وطلح منضوده وظل ممدوه وماء مسكوب ☆ وفاكهة كثيرة ☆ لا مقطوعة ولا ممنوعة ☆ وفرش مرفوعة ☆ انا انشانٰهن انشاء ☆ فجعلنٰهن ابكارا ☆ عربا اترابا ☆ لا صحٰب اليمين ☆ ثله من الاولين و ثله من الا خرين ☆

(الواقعہ: ۱۰،۴۰)

''اور جو سبقت لے گئے (حسنات میں) وہ تو سبقت ہی لے گئے (دخول جنت میں) وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ۔ جڑاؤ تختوں پر ہونگے (لعل و یاقوت مروارید وغیرہ) ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے

لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردسر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی (اچھوتی حوریں) صلہ ان کے اعمال کا۔ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام (جنتی ایک دوسرے کو سلام کریں گے) اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی اور بہت سے میوؤں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ رو کے جائیں اور بلند بچھونوں میں (جو مرصع اونچے تختوں پر ہونگے) بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان پر اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں (جوان اور ان کے شوہر بھی جوان) دہنی طرف والوں کیلئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ (یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے)۔"

اللہ عزوجل ان کو بعد موت ایسے ایسے انعام و اکرام سے نوازے گا اور جو ایمان سے محروم اللہ حی و قیوم کے محبوبوں پر طعن کرنے والے توہین کرنے والوں کے حق

میں فرمایا جاتا ہے۔

والصخب الشمال ما اصخب الشمال فی سموم و حمیم ☆ وظل من یحموم ☆ لا بارد ولا کریم ☆انهم کانوا قبل ذالك مترفین ☆ وکانوا یصرون علیٰ الحنث العظیم ☆ وکانوا یقولون ائذا متنا وکنا ترابا و عظاما ء انا لمبعوثون او أباؤنا الاولون ☆

(الواقعہ:۴۱،۴۸)

''اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے (شقی بیدین) جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں (نہایت تاریک سیاہ) جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے (دنیا کی) نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ (کفر و بے دینی) کی ہٹ (ضد) رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں گی تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے۔''

معلوم ہوا کہ یہی ہیں دوزخ والے جنہوں نے اپنی کتاب میں یہی تو لکھا کہ ''مرنے کے بعد ہر مرنے والے کا جسم مٹی ہو جاتا ہے'' ''ہڈیاں گل جاتی ہیں'' اس قبیل کی

بکثرت آیات اپنے کتابچہ ''کیا مردے سنتے ہیں؟'' میں نقل کیں رب تعالیٰ نے ان کیلئے دوزخ میں طرح طرح کے عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ جن کا بیان پچھلے صفحات پر گزرا۔ مومنین صالحین (اہلسنت) جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہوں گے جیسا کہ ابھی ذکر ہوا۔

نہ ادھر ادھر کی تو بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

موت کیا ہے؟

موت مومن کیلئے تحفہ ہے

موت روح وجسد کی جدائی کا نام ہے حبان بن اسود نے فرمایا۔

الموت جسر یوصل الحبیب الیٰ الحبیب

''موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔''

(شرح الصدور:۲۱)

''علماء فرماتے ہیں کہ موت عدم محض فنا صرف کا نام نہیں موت تو بدن سے روح کے تعلق کے ختم ہو جانے کا نام ہے اور ایک حجاب ہے جو روح اور بدن کے درمیان قائم ہو جاتا ہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ہے۔''

(شرح الصدور:۱۷)

''حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مبارک نے زہد میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن ظہر سے روایت کی کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت مومن کا تحفہ ہے'' اسی قسم کی حدیث دیلمی نے بسند فردوس میں نقل کی۔''

(شرح الصدور:۱۷،۱۸)

''ابن سعد نے حسن سے روایت کی کہ جب حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ بہت انتظار کے بعد محبوب آیا جو شرمندہ ہو وہ کامیاب نہیں اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے فتنہ سے پہلے بلالیا۔'' (شرح الصدور:۲۱)

''امام عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں

لا تموت ارواح الحیٰوۃ بل ترفع الیٰ السماء حیۃ

''روحیں مرتی نہیں بلکہ آسمان کی طرف اٹھالی جاتی ہیں۔''

امام جلال الحق والدین سیوطی شرح الصدور میں ناقل

باقیۃ بعد خلقھا باجماع

''روحیں پیدائش کے بعد بالاجماع جاوداں رہتی ہیں۔''

خود امام ممدوح اس امر کی تائید میں کہ شہداء کی زندگی صرف روحانی نہیں بلکہ روح و بدن دونوں سے ہے ارشاد فرماتے ہیں۔

لو کان المراد حیاۃ الروح فقط لم یحصل لہ تمیز عن غیرہ لمشارکۃ الاموات لہ فی ذالک ولعلم المومنین باسراھم حیاۃ کل الارواح فلم یکن لقولہ تعالیٰ ولٰکن لا تشعرون ۔

''اگر آیت کریمہ میں حیات شہید سے صرف زندگی ارواح مراد ہوتی تو اس میں اس کی کیا خصوصیت تھی یہ بات تو ہر مردے کو حاصل ہے اور تمام مسلمان جانتے ہیں کہ سب کی روحیں بعد موت زندہ رہتی ہیں حالانکہ حیات شہداء کی نسبت آیۃ کریمہ میں فرمایا تمہیں خبر نہیں یہاں سے اجماع صحابہ ثابت ہوا۔''

(حیاۃ الاموات: ۹۱،۹۳)

موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا اس کے علوم و افعال بدستور رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں امام سبکی شفاء السقام شریف میں فرماتے ہیں۔

النفس باقية بعد موت البدن عالمة باتفاق المسلمين بل غير المسلمين من الفلاسفه وغيرهم ممن يقول ببقاء النفوس الا من لا يعتدبه

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ روح بعد مرگ باقی اور علم و ادراک رکھتی ہے بلکہ فلاسفہ وغیرہم کفار بھی جو بقائے ارواح کے قائل ہیں وہ بھی موت کے بعد علم مانتے ہیں اور بقائے روح میں تو کسی نے خلاف نہ کیا۔''

تفسیر بیضاوی میں ہے۔

فیھا دلالة علیٰ ان الارواح جواھر قائمة
بانفسھا مغائرة لما یحسس به من البدن تبقی
بعد الموت دراکة وعلیه جمھور الصحابة
والتابعین وبه نطقت الایات والسنن

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ روحیں جوہر قدیم بالذات ہیں یہ بدن
جو نظر آتا ہے اس کے سوا اور چیز ہیں موت کے بعد اپنے اسی
جوش ادراک پر رہتی ہیں جمہور صحابہ وتابعین کا یہی مذہب اور اسی
پر آیات واحادیث ناطق۔"

امام غزالی علیہ الرحمۃ احیا میں فرماتے ہیں۔

لا تظن ان العلم بفارقك بالموت عدما محضا
حتیٰ تظن انك اذا عدمت صفتك

"یہ گمان نہ کرنا کہ موت سے تیرا علم تجھ سے جدا ہو جائیگا کہ موت
محل علم یعنی روح کا تو کچھ نہیں بگاڑتی نہ وہ نیست ونابود ہو جانے
کا نام ہے کہ تو سمجھے جب تو نہ رہا تیرا وصف یعنی علم وادراک بھی
نہ رہا۔"

امام نسفی عمدۃ الاعتقاد پھر علامہ نابلسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں۔

الروح لا یتغیر بالموت

''مرنے سے روح میں کچھ تغیر نہیں آتا۔''

علامہ مناوی کی شرح جامع صغیر میں ہے۔

الموت لیس بعدم محض والشعور باق حتیٰ بعد الدفن

''موت بالکل عدم نہیں اور شعور باقی ہے یہاں تک کہ بعد دفن بھی۔''

اسی میں ہے

ان الروح اذا انخلعت من ھٰذا ھیکل وانفکت من القیود بالموت تحول الیٰ حیث شاء ت

''بیشک روح جب اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدوں سے رہا ہوتی ہے جہاں چاہتی ہے جولان کرتی ہے۔''

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار سیدنا امام الائمہ سراج الامۃ سیدنا امام اعظم پر تشریف لیجانا کہ امام الوہابیہ مولوی وحید الزماں کو بھی مسلم ہے کما مر! فرماتے ہیں کہ۔

''جب سیدنا امام شافعی مزار فائض الانوار حضرت امام اعظم پر تشریف لے گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعن اتباعھما نماز صبح میں قنوت نہ پڑھی لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا

كيف اقنت بحضرة الامام وهو لا يقول به
میں امام کے سامنے کیونکر قنوت پڑھوں حالانکہ وہ اس کے قائل
نہیں۔ذکرہ سیدی علی الخواص والامام الشعرانی فی
المیزان ونحوہ العلامۃ ابن حجر المکی فی الخیرات
الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان فی
اولھا واعادہ فی اخرھا عن شراح منھاج الامام النووی
وعن غیرہ ونحوہ فی عقود الجمان فی مناقب النعمان
عن شیخ شیوخہ الامام الزاھد الولی شھاب الدین
شارح المنھاج ۔ بعض روایت میں آتا ہے کہ بسم اللہ شریف بھی
جہر سے نہ پڑھی نقلہ الفاضل الشامی فی رد المحتار عن
بعض العلماء وکذا الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان
بعض میں ہے کہ تکبیرات انتقال میں رفع یدین نہ فرمایا سبب
دریافت ہوا جواب دیا ادبنا مع ھٰذا الامام اکثر من ان
تظھر خلافہ بحضرتہ اس امام کے ساتھ ہمارا ادب اس
سے زائد ہے کہ ان کے حضور ان کا خلاف کریں ذکرہ علی
القاری فی المرقاۃ شرح لباب میں خاص بلفظ
استحیا نقل کیا کہ امام شافعی نے فرمایا استحیی ان
خالف مذھب الامام فی حضورہ ”مجھے شرم آتی ہے

کہ امام کے سامنے ان کے مذہب کے خلاف کروں'' ذکرہ فی
باب الزیارة النبویة فصل المقام بالمدینة المنورة۔''
(ماخوذ از حیات الاموات منتخب روایات)

سبحان اللہ اگر اموات دیکھتے سنتے نہیں تو جہر واخفا یا رفع وترک یا مکث قنوت وتعجیل سجود میں کیا فارق تھا اللہ انصاف اگر بنائے قبر حجاب مانع ہو تو امام ہمام کا سامنا کہاں تھا جو اس ادب ولحاظ کا باعث تھا۔

ان روایات مذکورہ بالا سے محبوبان رب العلمین کا موت کے بعد زندہ رہنا اور کلام و پیام دینا ثابت جن کو یہ نجدی وہابی مقلد غیر مقلد اہلحدیث وغیرہ مردہ کہتے ہیں الحمدللہ ثابت ہوا کہ وہ تو زندۂ پائندہ ہیں ان کی حیات حیات جاوید ہے حقیقۃ یہ خود ہی مردے ہیں اور اپنی ذات پر دوسروں کو بھی قیاس کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ''برابر نہیں زندہ اور مردہ'' تو زندہ سے مراد مومن ہے جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے اور مردے سے مراد یہ سارے منکر اور بیدین ہیں ان کو بعد از موت اٹھنے پر نہ ایمان نہ یقین چنانچہ آیات کریمہ میں جو کفار ناہنجار کے اقوال تھے وہی ان کا ایمان اور سرمایۂ ایقان ہے۔

مردے بعد از موت سنتے دیکھتے اور بولتے ہیں

حدیث شریف ۔ امام اجل عبداللہ بن مبارک و ابوبکر بن ابی شیبہ و عبداللہ بن

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کہ صحابی ابن صحابی ہیں) سے اور امام اجل احمد بن حنبل اپنی مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی۔

والموقوف ابسط لفظاً واتم معنی وانت تعلم انه فی الباب کمثل المرفوع و هٰذا لفظ الامام ابن المبارك قال ان الدنیا جنة الکافر و سجن المومنین وانما مثل مومن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی سجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یتفسح فیها۔

''بیشک دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کی زندان (قید خانہ) ہے اور ایمان والے کی جب جان نکلتی ہے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کوئی قید خانہ میں تھا اب اس سے نکال دیا گیا کہ زمین میں گشت کرتا ہے اور بافراغت چلتا پھرتا ہے۔''

ولفظ ابی بکر هٰکذا الدنیا سجن المومنین و جنة الکافر فاذامات المومنین یخلی سربه یسرح حیث یشاء

''دنیا مسلمان کا قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت جب مسلمان مرتا

ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے سیر کرے۔''

(حیات الاموات: ۴۰، ۴۱)

مسٹر بشیر احمد غیر مقلد (اہلحدیث) ملتان کے اپنی کیفیت غم والم جو مرنے کے بعد ان کو پیش آتا ہے جو بدلہ ہے ان کے اقوال فاسدہ کا کہ بعد از مرگ روح کا جسم میں نہ آنا اور مر کر مٹی ہو جانا اور طرح طرح کے عذاب پانا اسی پر ماتم کرتے اور روتے اور اپنا حال زار دوسرے بھائیوں یعنی غیر مقلدوں کو سناتے ہیں وہی اپنی کتاب میں لکھ دیا اور مومن کے حال سے بے خبر کیونکہ وہ دنیا میں بھی مومنین سے جدا دور اور نفور رہتے اور ان کے عقائد وحالات ایقان اور عمل صالح سے بیزار اور ان سے دور ومہجور تھے وہ ان کی عافیت اور بعد از مرگ ان کی قدر عنداللہ اور بزرگی سے بے خبر چنانچہ انکار پر انکار کرتے رہے۔

دست جنوں نے ایسی اڑائی ہیں دھجیاں

چھوڑا نہ ایک جیب وگریباں کے تار کو

حدیث شریف صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذ وضعت الجنازة واحتملها الرجل علیٰ

اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی وان

کانت غیر صالحة قالت یاویلها این تذهبون بها

یسمع صوتها کل شیٔ الا الا نسان ولو وسمعه صعق.

''جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لئے جاتے ہو ہر شے اس کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔''

(حیات الاموات:۴۲)

حدیث شریف امام احمد وابن الدنیا طبرانی ومروزی وابن سندہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان المیت یعرف من یغسله و یحمله ومن یکفنه ومن یدلیه فی حضرته

''بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے اور جو اٹھائے اور جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اتارے۔''

حدیث شریف۔ ابوالحسن بن البراء کتاب الروضۃ میں بسند خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من میت یموت الا هو یعرف نماسله و یناشد حامله ان کان بشر بروح و ریحان و جنة نعیم

و یعجلہ و ان کان بشر ینزل من حمیم و تصلیه جحیم ان یحبسه ۔

"ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملتی ہے تو قسم دیتا ہے مجھے روک رکھ۔" (حیات الاموات:۴۳)

چنانچہ کفار و فجار اور نجدی وہابی وغیرہ موت سے بیحد خوف کرتے اور موت کے بعد اس کے مٹی ہو جانے اور عذاب پانے اور روح کے واپس نہ آنیکا ذکر کرتے اور اپنے بھائیوں کو خوف دلاتے ہیں۔

کچھ نہ صیاد کا شکوہ نہ گل چیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا

مردوں کا قبر میں جی بہلنا

حدیث پاک۔شفاء السقام امام سبکی واربعین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے۔

"سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبه فی دار الدنیا ۔

قبر میں مردے کا جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔"

حدیث دوم۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبۃ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من رجل یزور قبر اخیہ و یجلس علیہ الا استانس ورد علیہ حتیٰ یقوم۔

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔" (حیات الاموات:۵۱)

معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں بھی زندہ ہے اور اپنے عزیزوں کو پہچانتا اور ان سے انس پاتا ہے مگر مومن نہ کہ منکر بے دین گمراہ جیسے کہ نجدی وہابی غیر مقلد وغیرہ کہ ان کو مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان ہی نہیں۔

مردے اپنے زائرین کا کلام سنتے اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

حدیث شریف۔ امام ابو عمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من احد یمر بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام۔

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گذرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور جواب سلام دیتا ہے۔"

حدیث پاک۔ ابن ابی الدنیا وبیہقی و صابونی و ابن عساکر و خطیب بغدادی وغیرہم محدثین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا مر الرجل بقبر یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام و عرفہ و اذا مر بقبر لا یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام۔

"جب آدمی ایسی قبر پر گذرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گذرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا ہے۔"

(حیات الاموات: ۵۷، ۵۸ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور)

سماع موتی میں اس کے سوا بکثرت احادیث موجود جن کو فقیر نے نقل نہ کیا کہ مومن کیلئے ایک حدیث بھی کافی منکر کیلئے دفتر بھی نا کافی۔

کرامات اولیاء بعد الوصال۔

علامہ نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا:

کرامات اولیاء باقية بعد موتها ايضاً ومن زعم خلاف ذالك فهو جاهل معتصب ولنا رسالة فى خصوص اثبات الكرامة بعد الموت الولى ملخصاً۔

''اولیاء کی کرامتیں بعد انتقال بھی باقی ہیں جو اس کے خلاف زعم کرے وہ جاہل ہٹ دھرم ہے ہم نے ایک رسالہ خاص اسی امر کے ثبوت میں لکھا ہے۔''

شیخ المشائخ رئیس المدرسین بالبلد الامین مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوٰی میں فرماتے ہیں:

قال العلامة الغنيمى وهو خاتمة محققى الحنفيه اذا كان مرجع الكرامات الىٰ قدرة الله تعالىٰ كما تقرر فلا فرق بين حياتهم ومماتهم

الی ان قال قد اتفقت کلمات علماء الاسلام قاطبة علیٰ ان معجزات نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تحصر لان منها ما اجراه الله تعالیٰ ویجریه لاولیائه من الکرامات احیاءً واموااتاً الیٰ یوم القیٰمة۔

''علامہ غنیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہ محققین حنفیہ کے خاتم ہیں فرمایا جب ثابت ہو چکا کہ مرجع کرامات قدرت الٰہی کی طرف سے ہے تو اولیاء کی حیات و وفات میں کچھ فرق نہیں تمام علمائے اسلام بیک زبان فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے محدود نہیں اور حضور ہی کے معجزات سے ہیں وہ سب کرامتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیائے زندہ ومردہ سے جاری کیں روز قیامت تک ان سے جاری فرمائے گا۔''

امام شیخ الاسلام شہاب الدین رملی سے منقول۔

معجزات الانبیاء و کرامت الاولیاء لا تنقطع بموتهم

''انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں ان کے انتقال سے منقطع نہیں ہوتیں۔''

ابن الحاج مدخل میں امام ابو عبد اللہ بن نعمان کی کتاب مستطاب سفینۃ النجا لاہل

الالتجانی کرامت الشیخ ابی انجاسے ناقل۔

تحقیق لذوی البصائر والاعتبار ان زیارۃ قبور الصالحین محبوبۃ لاجل الاالتبرك مع الاعتبار فان برکۃ الصالحین جاریۃ بعد مماتھم کما کانت فی حیاتھم۔

''اہل بصیرت واعتبار کے نزدیک محقق ہو چکا ہے کہ قبور صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت وعبرت محبوب ہے کہ ان کی برکتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال بھی جاری ہیں۔''

(حیات الاموات:۱۱۳، ۱۱۵)

اولیاء کرام کا بعد وصال اپنے متعلقین و متبعین کی امداد فرمانا۔

امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزانِ شریعۃ الکبریٰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

جمیع الائمۃ المجتہدین یشفعون فی اتباعھم ویلاحظونھم فی شدائدھم فی الدنیا والبرزخ و یوم القیمہ حتیٰ یجاوزوالصراط۔

''تمام ائمہ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیاو

برزخ وقیامت ہر جگہ سختیوں میں ان پر نگاہ رکھتے ہیں یہاں تک
کہ صراط سے پار ہو جائیں۔''

ان ہی امام اجل نے اسی کتاب اجمل میں فرمایا۔

قد ذکرنا فی کتاب الاجوبته عن ائمة الفقهاء
والصوفية ان ائمة الفقها والصوفية کلهم
یشفعون فی مقلدیهم ویلاحظون احدهم عند
طلوع روحه وعند سوال منکر نکیر له و عند
النشر والحشر والحساب والمیزان والصراط
ولا یغفلون عنهم فی موقف من المواقف ولماما
شیخنا شیخ الاسلام الشیخ ناصر الدین
اللقانی رأه بعض الصالحین فی المنام فقال
له ما فعل الله بك فقال لما اجلسنی المکان فی
القبر یسئلانی اتاهم الامام مالك فقال مثل هٰذا
یحتاج الیٰ سوال فی ایمانه بالله ورسوله
تنحیا عنه فتنحیا عنی اه و اذا کان مشائخ
الصوفية لاحظون اتباعهم ومریدیهم فی جمیع
الاهوال والشدائد فی الدنیا والاخرة فکیف

بائمة المذاهب الذين هم اوتاد الارض وارکان الدین وامناء الشارع صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم علیٰ امة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم اجمعین۔

''ہم نے کتاب الاجوبہ عن الائمۃ الفہقاء والصوفیہ میں ذکر کیا ہے کہ تمام ائمہ فقہاء وصوفیہ اپنے اپنے مقلدوں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اس سے سوال کو آتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے جب نامۂ اعمال کھلتے ہیں جب حساب لیا جاتا ہے جب اعمال تلتے ہیں جب پل صراط پر چلتا ہے غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے ہمارے استاد شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب انتقال ہوا بعض صالحوں نے انہیں خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کیلئے بٹھایا امام مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے اور ان سے فرمایا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اللہ ورسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا الگ ہو اس کے پاس سے یہ فرماتے ہی نکیرین مجھ سے الگ ہو گئے اور جب مشائخ کرام صوفیہ قدست اسرارھم ہر ہول وسختی کے وقت دنیا وآخرت میں اپنے پیروؤں اور مریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو ان

مذہب کا کہنا ہی کیا ہے جو زمین کی میخیں ہیں اور دین کے ستون اور شارع علیہ والصلوٰۃ والسلام کی امت پر اس کے امین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔'' اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

''تنبیہ ۔ ہاں مقلدان ائمہ کو خوشی وشادمانی اوران کے مخالفوں کو حسرت وپشیمانی مگر حاشا صرف فراع میں تقلید سے متبع نہیں ہوتا پہلے مہم امر عقائد ہے جو اس میں ائمہ سلف کے خلاف ہو تو یہ کہاں اور وہ کہاں اتباع یوں تو بہتیرے معتزلی حنفیت جتاتے ہیں بعض زیدیہ روافض شافعی کہلاتے ہیں بہت مجسمۂ موحبہ حنبلی کہے جاتے ہیں پھر کیا ارواح طیبہ حضرات عالیہ امام اعظم امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان سے خوش ہوں گے کلا واللہ ان گمراہوں کا انتساب ایسا ہے جیسے روافض اپنے آپ کو امامیہ کہتے ہیں حالانکہ وہ ان سے بیزار۔ روح پاک ائمہ اطہار ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ملخصاً۔''

(حیات الاموات ۱۱۵، ۱۱۸)

اللہ کے محبوب حیات میں بھی اہل قبور کی امداد فرماتے اور شفاعت کرتے ہیں

امام یافعی امام سیوطی انہیں اسمعیل قدس سرہ الجلیل سے حاکی۔

''بعض مقابر یمن پر ان کا گذر ہوا بشدت روئے اور سخت مغموم ہوئے پھر کھلکھلا کر ہنسے اور نہایت شاد ہوئے کسی نے سبب پوچھا فرمایا میں نے

اس مقبرہ والوں کو عذاب قبر میں دیکھار دیا اور جناب الٰہی سے گڑ گڑا کر عرض کی حکم ہوا

قد شفعناك فيهم

''ہم نے تیری شفاعت ان کے حق میں قبول فرمائی''

اس پر یہ قبر والی مجھ سے بولی

ان معهم يا فقيه اسمعيل انا فلانة المغنية

مولانا اسمعیل میں بھی انہیں میں ہوں؟ میں فلانی گائن ہوں میں نے کہا

وانت معهم

''تو بھی ان کے ساتھ ہے اس پر مجھے ہنسی آئی

اللهم اجعلنا ممن رحمة باوليائك امن ۔''

(حیات الاموات:۱۱۱)

حیات ظاہری میں زندوں کی امداد

حضرت الشیخ عبدالقادر ابن محی الدین الاربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''میاں عظمۃ اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ محمد بن قدوۃ العلماء وعارفین وجیہ الحق والدین فرماتے ہیں کہ شہر برہان پور میں ایک مالدار آتش پرست ہندو رہتا تھا جس کا گھر ہمارے گھر سے متصل تھا وہ مذہب کا ہندو تھا مگر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معتقد تھا اور

اپنے آپ کو آپ کا مرید بتاتا تھا اور آپ کی محبت میں ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء اور فقراء کو کھلاتا تھا اور مشعلوں اور طرح طرح کے سامان زینت سے مجلسیں کرتا تھا جب فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈالا اور اس کو لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگادی مگر آگ نے اس کے بال تک نہ جلائے ہندو یہ بات دیکھ کر طرح طرح کے مشورے کرنے لگے آخر یہ بات قرار پائی کہ اسے پانی میں پھینک دیا جائے جب پانی میں پھینک دیا تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مردان خدا کے نزدیک سعد اللہ ہے اسے پانی سے نکال کر غسل دو اور جنازہ پڑھ کر دفناؤ کیونکہ خدا کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ تمہارے مرید کو دنیا و آخرت میں آگ کا عذاب نہ دوں گا اس کا خاتمہ بالخیر کرونگا۔'' (تفریح الخاطر: ۲۳)

نوٹ: خاتمہ بالخیر ہونا اور دنیا و آخرت کی آگ سے مامون ہونا ایمان لانے کی پختہ دلیل ہے۔

نمبر۲﴾ یہی الشیخ عبدالقادر الاربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت شیخ داؤد قادری شہر کبیر سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت غوث پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں

حاضر ہوکر عرض کیا یہ بلند دروازہ حاجات کا قبلہ اور بے پناہوں کی پناہ ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈ کر فرزند ارجمند کا خواسگار ہوں حضرت غوث پاک نے اسے فرمایا کہ میں نے خدا سے تمہارے حق میں دعا کی ہے وہ تمہیں فرزند عطا کریگا یہ سن کر وہ شخص ہر روز آپ کی خدمت میں آنے لگا اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی لڑکی کو آپ کے پاس لایا اور کہا آپ نے فرمایا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور یہ لڑکی ہے آپ نے اس سے فرمایا اس کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور دیکھ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے وہ اسی کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گیا اور دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔"

(تفریح الخاطر:٦٢)

نمبر۳﴾ یہی الشیخ عبدالقادر الاربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

"کہتے ہیں کہ ایک خوبصورت عورت نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے بیعت کی اس سے پیشتر اس پر ایک آدمی عاشق تھا ایک روز وہ عورت اپنے کسی کام سے پہاڑ کے غار کی طرف گئی اس کا عاشق بھی اسکے غار کی طرف جانے کی خبر سن کر اس کے پیچھے ہولیا اور اس کے پاس جا کر اس کی عصمت ریزی کرنے لگا عورت نے اپنی خلاصی کی اور کوئی تجویز نہ پا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اس طرح پکارنا شروع کیا

يا غوث الاعظم الغياث يا غوث الثقلين الغياث

يا شيخ محی الدين الغياث يا سيدی

اس وقت آپ مدرسہ میں وضو کر رہے تھے اور آپ کے پاؤں میں کھڑاویں تھیں آپ نے ان کو اتار کر غار کی طرف پھینک دیا ابھی اس شخص کی مراد حاصل نہ ہوئی تھی کہ کھڑاویں اس کے سر پر پڑنے لگیں یہانتک کہ وہ مر گیا۔ وہ عورت ان کو اٹھا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے آئی اور آپ کے پاس جو مرید بیٹھے تھے انہیں اپنا سارا قصہ سنایا۔" (تفریح الخاطر:۴۵)

نمبر۴﴾ یہی الشیخ عبدالقادر الاربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

"روایت ہے کہ ایک عورت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنا بچہ لیکر آئی اور کہنے لگی کہ اس بچے کو آپ کے پاس پرورش کیلئے لائی ہوں آپ نے اس لڑکے کو ریاضت اور مجاہدہ کرانا شروع کیا چند دنوں کے بعد عورت اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے آئی تو اپنے بچے کو دبلا اور اس کے آگے جو کی روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گئی اس وقت آپ گوشت تناول فرما رہے تھے عرض کیا یا حضرت آپ تو دونوں وقت گوشت کھائیں اور میرا بیٹا جو کی روٹیاں کھا کھا کر دبلا ہو جائے آپ نے کوئی

جواب نہ دیا اور مرغی کی ہڈیوں کو جمع کر کے کہا خدا کے حکم سے زندہ ہو جا مرغی زندہ ہوگئی پھر آپ نے اس عورت کو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے بیٹے کو بھی یہ مرتبہ حاصل ہو جائے جب وہ اس مرتبہ پر پہنچ جائے گا تو جو وہ چاہے گا کھائیگا اس نے کہا آج سے میں نے اپنے بیٹے کی محبت دل سے نکال دی ہے اب آپ جانیں اور وہ۔''

(تفریح الخاطر: ٦٠)

نمبر ٥﴾ حضرت علی بن سلطان محمد القاری الہروی المکی الحنفی المعروف ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرۂ معظمہ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ایک کرامت بیان فرماتے ہیں لکھتے ہیں کہ

''آپ (غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک ہمشیرہ عائشہ نامی تھیں جو صاحب کرامات تھیں ایک دفعہ جیلان میں خشک سالی نے عوام کو پریشان کر دیا لوگوں نے باران رحمت کے لئے ہر چند دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی آخر وہاں کے نیک بندے جمع ہو کر آپ کی ہمشیرہ کے پاس آئے اور دعائے باران رحمت کیلئے التجا کی آپ نے اٹھ کر صحن میں جھاڑو دیا اور عرض کی اے میرے رب کریم فرش پر میں نے جھاڑو دے دیا ہے اب اس پر پانی چھڑکانا تیرا کام ہے۔ کہتے ہیں لوگ بارش سے بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو پہنچے۔''

(نزہۃ الخاطر الفاطر: ٢٤)

اس قبیل سے متعدد بلکہ بکثرت واقعات کتب دینیہ میں مذکور و مسطور اور قرآن کریم سے اس کی تائید حاصل ۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ورسولا الیٰ بنی اسرائیل انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ط وابریٔ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالك لایۃ لکم ان کنتم مومنین☆

(ال عمران:۴۹)

" اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں

تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں تامل کیجئے دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً (زندہ) پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ان کو وہی لوگ مانتے جو ایمان والے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے قدرت بھی رکھتے ہیں ان امور کی اور غیب کا علم بھی جانتے ہیں اور جو ان پر یقین نہیں کرتے کافر ہیں بالفرض اگر کوئی کہے کہ وہ تو اللہ کے حکم سے کرتے تھے تو ہم یہ کب کہتے ہیں کہ وہ قدرت بالذات رکھتے ہیں تو اللہ کو تو تم بھی پوجتے ہو ذرا اللہ ہی کے حکم سے ان امور میں سے ایک صورت ہی بنا کر لاؤ فاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

اگر کوئی کہے کہ یہ تو نبی تھے غیر نبی سے تو یہ متصور نہیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے خادم آصف برخیا کی قدرت کو دیکھو کہ اللہ عزوجل نے ان کو کیسی قدرت عطا فرمائی اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

قال عفریت من الجن انا أتیك به قبل ان تقوم من مقامك وانی علیه لقوی امین ☆ قال الذی

عـنـده عـلـم مـن الـكـتـب انا أتيك به قبل ان يرتد
اليك طـرفك فـلـما راه مستقرا عنده قال هٰذا من
فضل ربی - (النحل:۳۸،۴۰)

''سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ اس (بلقیس)
کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع
ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں
حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور
میں بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں اس نے عرض کی جس
کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا
ایک پل مارنے سے پہلے پھر سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا
دیکھا کہا یہ میرے رب کا فضل ہے۔''

ملک سبا کی ملکہ بلقیس کے تخت کا طول اسی (۸۰) گز عرض چالیس (۴۰) گز سونے چاندی کا جواہرات سے مرصع جس کو وہ اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کیلئے آ رہی تھی جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سلیمان سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا تو حضرت سلیمان نے تخت حاضر کرنے کا حکم فرمایا تو آپ کے وزیر حضرت آصف بن برخیا نے اس تخت کو ملک سبا سے جو دور دراز پر

تھا پلک مارنے سے پہلے حاضر خدمت کر دیا جس کو دیکھ کر سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ قادر قیوم نے اپنے محبوب بندوں کو وہ قوت عنایت فرمائی جس کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔

تنبیہ جلیل۔

یہ کمالات واوصاف اللہ حی باقی کی قدرت کا ظہور ہے اگر نبی علیہ السلام کی جانب سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اور اگر ولی اللہ کی طرف سے ظاہر ہو وہ نبی علیہ السلام کے معجزے کی دلیل اور اللہ قادر وحکیم کی قدرت کا ظہور ہے جس کو ان کا ایقان اس کا اللہ معبود ذوالجلال پر ایمان جو ان بندگان مجتبیٰ کی عظمت سے غافل اور ان کی قدرت کا منکر وہ اللہ مالک وخالق کی قدرت کا منکر ہے چنانچہ اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ السلام کا مٹی کی مورتوں کو پرند بنانا مادرزاد اندھے کو انکھیارا کر دینا اور برص والے کو شفا اور مردوں کو زندہ کرنا اور ان اشیاء کی خبر دینا جو کھائی گئیں اور جو گھر میں چھپائی گئیں سب کا حال بتانا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے ان پر وہی یقین رکھتے ہیں جو ایمان والے ہیں چنانچہ کلام لایۃ لکم ان کنتم مومنین سے مشروط فرمایا گیا۔

اے عزیز! دنیا دار العمل ہے دار الجزا نہیں تامل کیجئے کہ اس دار العمل میں محبوبان رب العٰلمین کی عظمت وشان ومناصب تصرفات کا یہ عالم ہے تو بعد از وصال جبکہ قرب الہ العٰلمین سے بہرہ پائیں ان کی قوت وتصرف شان کا کیا عالم ہوگا حقیقت

اس کی اللہ عزوجل ہی خوب جانتا ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

والنٰزعات غرقا ☆ والناشطٰت نشطا ☆
والسبحٰت سبحا ☆ فالسٰبقٰت سبقا ☆
فالمدبرات امرا ☆ (النٰزعٰت:۱،۵)

''قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں۔ پھر کام کی تدبیر کریں۔''

مفسرین کرام نے ان صفات مذکور کو ملائکہ کے علاوہ نفوس کاملہ اور ارواح فاضلہ پر بھی منطبق فرمایا ہے اور ان کیلئے موت حیات ہر دو حالت میں نزع ونشط وسبح وسبق اور تدابیر امور خلق کا منصب ثابت کیا ہے اور یہ امر بدیہی ہے کہ وفات و وصال کے بعد اگر علم وادراک اور سماع ورویت ہی ثابت نہ ہو تو تدبیر وتصرف اور انتظام وانصرام کائنات متصور ہی نہیں ہوسکتا لہٰذا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ نفوس قدسیہ سیدنا عزرائیل و سیدنا جبرائیل و سیدنا میکائیل و سیدنا اسرافیل علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی مانند کائنات پر اطلاع بھی ہے اور ان میں باذن اللہ تدبیر وتصرف کی قدرت بھی بعد وصال قوی واقویٰ ہوجاتی ہے شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

''حضرات صوفیہ قدس اسرارہم فرماتے ہیں کہ والنازعات غرقا

سے مراد اہل سلوک کے دل ہیں جو اپنے امارہ و سرکش نفوس کو جو کہ اتباع خواہشات میں مستغرق رہتے ہیں زبردستی کھینچ کر اتباع شریعت اور راہ سلک و وصول پر گامزن کرتے ہیں اور والناشطات نشطا سے بھی مراد بارگاہ اللہ عزوجل کے وصول وحصول کی خواہش وآرزو رکھنے والے مقدس دل ہیں جن کے نفوس میں منازعات ومخاصمت حق ختم ہو جاتی ہے اور عبادت خداوندی میں کوئی امر مانع نہیں رہتا اور وہ کمال نشاط سے اپنے اوقات کو فرائض ونوافل کی ادئیگی میں مصروف رکھتے ہیں اور السبحات سبحا سے مراد دریائے معرفت میں شناوری کرنیوالے دل ہیں کیونکہ عرفان کے دریائے ناپید کنار میں داخل ہونا مجاہدۂ نفس کا انعام ہے اور احوال ومقامات عالیہ تک رسائی اس پیرا کی کا نتیجہ ہے السابقات سبقا سے مراد واصلین کے دل ہیں جو سلوک کی منزلوں کو طے کر کے قرب ووصول کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتے ہیں اور قرب ووصول کے میدانوں میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کے درپے ہوتے ہیں اور والمدبرات امرا سے مراد کامل ومکمل دل ہیں جو مرتبہ وصول تک رسائی حاصل کرنے کے بعد اور فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ سے مشرف ہوکر مخلوق کو خالق سے ملانے اور انہیں پستی سے بلندی کی طرف لیجانے کے درپے ہوتے ہیں اور صفات الٰہیہ

سے متصف ہوکر مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔'' (ترجمہ تفسیر فتح العزیز پارہ: ۳۰ آیت ۲۳)

یہی تقریر علامہ اسمٰعیل حقی نے علامہ قاشانی سے اسی آیت کریمہ کے تحت روح البیان جلد ۱۰، صفحہ ۳۱۶ پر نقل فرمائی اور علامہ محمود آلوسی نے روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ ۲۴ پر نقل کی ہے اور یہی امر بدیہی ہے کہ صفات الٰہیہ سے موصوف نفوس موت کے بعد بھی متصف رہتے ہیں بلکہ بلند اور اقویٰ ہوجاتے ہیں کیونکہ موت کی وجہ سے زندگی میں حاصل شدہ کمالات ضائع نہیں ہوتے بلکہ بقائے روح کی وجہ سے وہ باقی رہتے ہیں اور قرب الٰہی کے باعث ان کی قوت اور تصرفات ترقی پاتے ہیں لہٰذا یہ نفوس ان تمام کمالات میں مظہر صفات الٰہیہ بن جاتے ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی روح المعانی میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے۔

''آیت مذکورہ میں ان نفوس فاضلہ کے ساتھ اقسام بیان فرمائی گئیں جو موت کی وجہ سے ابدان سے بزور الگ کئے جاتے ہیں کیونکہ بدن سے الفت و محبت کی وجہ سے ان کی جدائی بہت مشکل ہوتی ہے جبکہ بدن اعمال خیر میں ان کیلئے بمنزلہ سواری کے ہوتا ہے اور بدن میں رہنا مزید خیر برکت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس جدائی کو نزع سے تعبیر کیا گیا ہے تب وہ بدنوں سے جدائی کے بعد عالم ملکوت کی طرف بصد

شوق گامزن ہوتے ہیں اور عالم ملکوت میں پرواز کرتے ہوئے بارگاہ قدس میں سبقت لیجاتے ہیں تب اپنے مرتبہ ودرجہ اور قدرت وطاقت کی وجہ سے کارکنان قضا وقدر سے ہوجاتے ہیں یعنی یا درحقیقت اس جماعت میں داخل ہوجاتے ہیں یا ان میں صلاحیت تدبیر وتصرف کی آجاتی ہے گویا اگر چاہیں تو تصرف فرمائیں اگر نہ چاہیں تو جواب دہ نہیں ہوتے جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں کہ نفوس کاملۂ انسانی کے بعد از وفات اس جہاں میں مختلف آثار وافعال ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ کبھی ایک شخص اپنے شیخ کو وصال کے بعد دیکھتا ہے کہ وہ اس کی اہم امور میں رہنمائی فرمارہے ہیں جالینوس سے منقول ہے کہ اسے ایسا مرض لاحق ہوگیا جس سے سب حکماء عاجز آگئے تو اسے خواب میں علاج بتلا دیا گیا جب بیدار ہوا تو اس نے وہ علاج کرکے صحت پائی جیسا کہ امام غزالی نے ذکر فرمایا اور اسی لئے کہا گیا

اذا تحيرتم فى الامور فاستعينوا من اهل القبور

بعض نے اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث گمان کیا لیکن یہ درست نہیں بہرکیف مقصد یہ ہے کہ جب تم مشکلات میں گھر جاؤ اور راہ نجات نہ پاؤ تو اہل قبور کے پاس جاؤ اور ان سے مدد چاہو اور اس میں

شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضری دینے والوں
کو ان کی روحانی امداد نصیب ہوتی ہے اور بسا اوقات بارگاہ عزوجل
میں ان کی حرمت وعزت کا واسطہ دینا مشکل کشائی کا موجب بن جاتا
ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک ان صفات کاملہ کے موصوف وہ زندہ
نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کر کے
اپنے آپ کو ارادی اور اختیاری موت سے مار کر ابدی اور غیر فانی
حیات حاصل کر لی۔'' (روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ: ۶۴ مطبوعہ طہران)

علامہ آلوسی اسی روح المعانی میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''اس امر میں توقف وتردد کی کوئی گنجائش نہیں کہ اللہ رب العزت اپنے
اولیاء کو وصال کے بعد بھی کرامتوں سے نوازتا ہے جیسا کہ حالت حیات
میں پس کبھی مریض کو ان ہاتھ پر بطور کرامت شفا بخشتا ہے کبھی کسی کو غرق
ہونے سے بچاتا ہے کبھی دشمنوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے تو کبھی ان کے عرض
کرنے پر بارش برساتا ہے۔'' (روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ: ۲۵)

حضرت علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ روح البیان میں اس آیت کریمہ کے تحت علامہ
تاشانی کا قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''پھر تحقیق نفوس شریفہ سے یہ بعید نہیں ہے کہ ان سے اس عالم میں مختلف
آثار وافعال ظاہر ہوں خواہ وہ اپنے ابدان سے جدا ہوں یا ابدان کے

اندر محبوس ومقید۔''

(روح البیان جلد: ۱۰، صفحہ: ۳۱۶)

اموات کی مختلف صورتوں میں امداد واعانت کا ذکر فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''کبھی بعض زندہ ولی دیواروں پہاڑوں وغیرہ کے حجابات کو عبور کر کے حاجتمندوں کے پاس پہنچتے ہیں اوران کی حاجات برلاتے ہیں اور یہ امر خرق عادت وکرامت سے ہے اور جبکہ تدبیر وتصرف روح کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس وطن میں ہوتے ہوئے اس قدرت کا مالک ہے تو اسی مفارقت بدن کے بعد اور دار برزخ میں بھی اس کو تدبیر وتصرف کی یہ طاقت رہے گی بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ دنیوی زندگی میں بدن تمام تر مجاہدات وریاضات اور انوار محبوبیت کے ساتھ منور ہونے اور نور الٰہی کے سمع وبصر اور دست وبازو بن جانے کے باوجود ہر حال میں کچھ نہ کچھ حجاب ونقاب بنا رہتا ہے دیکھتے نہیں کہ سورج پر بادل وغیرہ نہ ہوں تو کتنی روشنی اور حرارت کا موجب ہوتا ہے مگر معمولی بادل کے ہوتے ہوئے یہ حالت نہیں ہوتی۔''

(روح البیان جلد: ۱۰، صفحہ: ۳۱۶)

تاریک ہے دین تمہارا ملتی نہیں ہیں راہیں
کچھ دین سے ہمارے لے لیجئے اجالا

اگر اب بھی تسکین نہ ہوئی تو اور لیجئے تم تو اہل حدیث ہو حدیث کا وار تمہارے دین پر کاری ملاحظہ کیجئے۔

''احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ''میں اپنے حجرے میں کپڑا اتار کر داخل ہو جاتی اور کہتی کہ ان میں سے ایک میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد لیکن جب حضرت عمر (فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مدفون ہوئے تو میں احتیاط سے کپڑا اوڑھ کر داخل ہونے لگی۔ یہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرم کرنے کی بنا پر تھا۔'' (شرح الصدور:١٨٦)

معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی وفات وحیات میں کچھ فرق نہیں۔

دوم ﴾ تقی الملۃ والدین علامہ سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد قبر میں روح کا اپنے جسم میں واپس آنا ہر مردے کیلئے بہ روایت صحیحہ ثابت ہے اور شہید کا تو کیا ہی کہنا۔ لیکن گفتگو اس امر میں ہے کہ آیا وہ ارواح جسم میں باقی رہتی ہیں یا نہ اور پھر یہ زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہوتی ہے یا اس سے مختلف کیوں کہ زندگی کیلئے روح کا ہونا یہ ایک امر عادی ہے امر عقلی نہیں اب اگر اس بات پر کوئی دلیل قطعی ہو جائے کہ جسم کو دنیاوی زندگی جیسی زندگی مل جاتی ہے تو اسی کو مان لیا جائے گا

چنانچہ علماء کی ایک جماعت نے اس قول کو لیا ہے نیز موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا اس پر دلیل ہے کیونکہ نماز پڑھنا ایک زندہ جسم ہی کی صفت ہے پھر اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں شب معراج میں جن صفات کا تذکرہ ہے (کہ تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں نماز ادا فرمائی) ان کا تقاضا بھی یہی ہے۔''

(شرح الصدور:۱۸۶،۱۸۷)

معلوم ہوا کہ بعد از موت حیات جاوید عطا فرمادی جاتی ہے۔

سوم﴾ سہیلی نے ''دلائل النبوۃ'' میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ ''ایک شخص نے ایک قبر کھودی اس میں ایک روشن دان دوسری قبر کی طرف کھل گیا اب جو انہوں نے دیکھا تو ایک بزرگ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے قرآن حکیم رکھا ہوا ہے اور اس کے سامنے ہی سبز رنگ کا روضہ ہے یہ سرزمین احد کا واقعہ ہے اور یہ شخص شہید تھا کیونکہ اس کے چہرے پر زخم تھے ابو حبان اور یافعی نے بھی اسی قسم کا واقعہ بیان کیا۔''

(شرح الصدور:۱۸۸)

چہارم﴾ ''شیخ نجم الدین اصبہانی نے کہا کہ میں ایک شخص کی تدفین کے وقت حاضر تھا میت کو کلمہ کی تلقین کیلئے ایک شخص بیٹھا اور اسے تلقین کرنے لگا تو میت کہنے لگا کہ اے لوگو! تعجب ہے اس بات پر کہ مردہ زندہ کو تلقین

کررہا ہے۔'' (شرح الصدور:۱۸۸)

پنجم﴾ امام عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری قدس سرہ حضرت سیدی ابو علی قدس سرہ سے راوی:

''میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا جب کفن کھولا ان کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ ان کی غربت پر رحم کرے فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا یا ابا علی تذللنی بین یدی من یدللنی ''اے ابو علی تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے'' میں نے عرض کی اے سردار میرے! کیا موت کے بعد زندگی فرمایا بلی انا حی و کل صعب لا نصرنك بجا ھی غداً ''میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر پیارا زندہ ہے بیشک وہ وجاہت وعزت جو مجھے روز قیامت ملے گی اس سے میں تیری مدد کرونگا۔'' (حیاۃ الاموات:۹۴)

ششم﴾ وہی جناب مستطاب حضرت ابراہیم بن سیبان قدس سرہ سے راوی:

''میرا ایک مرید جوان مرگیا مجھے سخت صدمہ ہوا نہلانے بیٹھا گھبراہٹ میں بائیں طرف سے ابتداء کی جوان نے وہ کروٹ ہٹا کر اپنی داہنی کروٹ میری طرف کی میں نے کہا جان پدر تو سچا ہے مجھ سے غلطی ہوئی۔'' (حیاۃ الاموات:۹۴)

ہفتم﴾ وہی امام عارف باللہ استاذ ابو القاسم قیشری امام حضرت یعقوب سوسی نہر

جوائی قدس سرہ سے راوی

''میں نے ایک مرید کو نہلانے کیلئے تختہ پر لٹایا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا میں نے کہا جان پدر میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں یہ تو صرف مکان بدلنا ہے لے میرا ہاتھ چھوڑ دے۔''

(حیاۃ الاموات:۹۴)

ہشتم ﴾ عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری قدس سرہ اپنے رسالے میں بسند خود حضرت ولی مشہور سیدنا ابو سعید خراز قدس سرہ سے راوی'' کہ میں مکہ معظمہ میں تھا باب بنی شیبہ پر ایک جوان مردہ پڑا پایا جب میں نے اس کی طرف نظر کی مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا یا ابا سعید اما علمت انا الاحیاء احیاء دان ما توا وانما ینقلبون من دار الیٰ دار ''اے ابو سعید کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے پیارے زندہ ہیں اگرچہ مر جائیں وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں بلائے جاتے ہیں۔''

(حیاۃ الاموات:۹۳)

چنانچہ شرح مرقاۃ میں فرمایا

''اولیا کی دونوں حالت حیات و ممات میں اصلاً کچھ فرق نہیں اس لئے کہا گیا کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتا ہے۔''

نہم ﴾ اور لیجئے اسی رسالہ قشیری میں ابو یعقوب سوسی سے راوی ہے کہ:

''میرا ایک مرید مکہ میں آیا اور مجھ سے کہا کہ اے استاد! میں کل ظہر کے وقت مر جاؤنگا تو یہ دینار لو آدھے میں قبر اور آدھے میں میرے کفن کا انتظام کرنا جب دوسرے روز ظہر کا وقت آیا اس نے طواف کیا اور پھر کعبہ سے ہٹ کر لیٹا تو روح نہ تھی۔ میں نے قبر میں اتارا آنکھیں کھول دیں میں نے کہا موت کے بعد زندگی کہا انا حی وکل محب اللہ حی ''میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر دوست زندہ ہے۔''

(شرح الصدور:۱۹۱)

معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے بعد از موت زندہ رہتے ہیں ان کو حیات جاوید عطا فرمائی جاتی ہے۔

دہم ﴾ ابن عساکر نے ابو عبد اللہ سے روایت کی:

''انہوں نے کہا کہ ہمارے والد کا انتقال ہو گیا تو ہم نے ان کو تختے پر رکھا اور ان کا چہرہ کھولا تو وہ مسکرا رہے تھے تو لوگ شک میں پڑ گئے کہ کہیں زندہ تو نہیں لوگوں نے طبیب کو بلایا اور ہم نے چہرہ ڈھک دیا جب طبیب آیا اور اس نے نبض دیکھی تو کہا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے پھر ہم نے چہرہ دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے طبیب نے کہا کہ میں حیران ہوں ان کو زندہ کہوں یا مردہ۔ جب بھی کوئی ان کو غسل دینے کیلئے آگے بڑھتا طبیب پیچھے ہٹ جاتا حتیٰ کہ فضل بن حسین جو بڑے عارف تھے آئے اور

انہوں نے غسل دیا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔''

(شرح الصدور:۲۰۱،۲۰۲)

یازدھم﴾ ابن عساکر نے اپنی سند سے عمیر بن حباب سلمی سے روایت کی:

''انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے آٹھ ساتھیوں نے بنو امیہ کے زمانے میں رومیوں کو قتل کر دیا بادشاہ روم نے میرے آٹھ ساتھیوں کے سر قلم کرادیئے پھر مجھے قتل کیلئے پیش کیا گیا تو ایک رومی سردار اٹھا اور اس نے بادشاہ کے ہاتھ پیر چوم کر مجھے معاف کرادیا اور مجھے اپنے گھر لے گیا وہاں جا کر اس نے مجھے اپنی حسینہ جمیلہ لڑکی دکھائی اور اپنا بہترین مکان دکھایا اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ کے یہاں میری کیا قدر ہے؟ اگر تم میرے دین میں داخل ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں گا اور یہ سب نعمتیں تمہارے لئے ہو جائیں گی میں نے کہا کہ میں اپنا دین بیوی اور اس دنیا کے واسطے نہیں چھوڑ سکتا وہ شخص کئی روز تک مجھے اپنا دین پیش کرتا رہا۔ ایک رات اس کی بیٹی نے مجھے تنہائی میں اپنے باغ کے اندر بلایا اور دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم میرے باپ کی پیش کردہ شرط کو قبول نہیں کرتے میں نے وہی جواب دیا کہ ایک عورت کی خاطر میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا تو اس نے پوچھا کہ اب کیا چاہتے ہو آیا ہمارے پاس ٹھہرنا چاہتے ہو یا اپنے وطن جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا

اپنے وطن جانا چاہتا ہوں تو اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھا کر کہا کہ تم اس ستارہ کو دیکھکر رات کو چلتے رہو اور دن کو چھپتے رہو اپنے ملک پہنچ جاؤ گے پھر اس نے مجھے کچھ زادراہ بھی دیا اور میں چل دیا میں تین راتیں اسکی حسب ہدایت چلتا رہا چوتھے روز میں چھپا بیٹھا تھا کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز معلوم ہوئی بس میں نے سمجھ لیا کہ اب تو پکڑا گیا اب جو غور سے دیکھا تو میرے شہید ساتھی اور ان کے ہمراہ سفید گھوڑوں پر کچھ اور لوگ بھی تھے انہوں نے پاس آکر کہا کیا تم عمیر ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں میں عمیر ہوں تم بتاؤ کہ تم تو قتل ہو چکے تھے؟ انہوں نے کہا کہ بیشک ہم قتل ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہداء کو اٹھایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں شرکت کریں ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے عمیر! ذرا اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ بس میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا اور اس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا تھوڑی دیر چل کر اس نے مجھے اتار دیا اب جو دیکھا تو میرا گھر بالکل قریب تھا۔'' (شرح الصدور حضرت جلال الدین سیوطی ﷺ :۱۹۶، ۱۹۷)

اس قسم کے بے شمار واقعات کتب میں مذکور و مسطور جن میں ہم نے چند بطور اثبات ثبوت نقل کئے یہ نجدی وہابی غیر مقلد وغیرہ قرآن کریم پر بھی ایمان نہیں رکھتے جیسا کہ بشیر احمد نقل آیات شہداء کے بعد لکھتا ہے کہ

''ان کو مردہ نہ کہواور نہ مردہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں یہ جذبۂ شہادت بڑھانے کیلئے۔'' (کیامردے سنتے ہیں؟:۱۶)

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کوقرآن کریم پر جیسا ایمان ہونا چاہئے ایمان نہیں اگر آیۃ میں حیات شہداء سے صرف زندگی روح مراد ہوتی تو اس میں اس کی کیا خصوصیت تھی یہ بات تو ہر مردے کوحاصل ہےاور تمام مسلمان جانتے ہیں کہ روحیں تو سب کی زندہ رہتی ہیں حالانکہ حیات شہداء کی نسبت فرمایا کہ تمہیں خبرنہیں یہاں سے اجماع صحابہ ثابت ہوا۔مگر یہ نجدی وہابی مقلد وغیر مقلد سب ہی اس امر کے قائل ہیں کہ (معاذ اللہ) خدا کا جھوٹ ممکن ہے کیونکہ ان لوگوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی نے (معاذ اللہ) اپنے خدا کا جھوٹ ممکن ہونا لکھا ہے اس کیلئے دیکھو'' یکروزی'' مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی۔

اس قبیل سے متعدد عبارات مفسرین کرام کے کلام میں موجود ہمارے لئے دلیل و ثبوت کیلئے یہ عبارات معظمہ کافی جن سے ثابت ہو چکا کہ مومن صالح جواولیاء کرام میں داخل وہ جس طرح اپنی حیات ظاہری میں قدرت وتصرف خرق عادات رکھتا تھا وہ بعد از وصال بھی اس پر فائز بلکہ اس سے زیادہ اقویٰ و اعلیٰ ہوجاتا ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کوراہ ہدایت عطا فرمائے گمراہی بیدینی خصوصاً معظمان دین کی شان میں دریدہ دہنی سے بچائے۔اوران کی تعظیم وتوقیر اورادب واحترام کرنیکی توفیق عطا فرمائے اوران کے نقش قدم پر چلنے اوردین حق پر استقامت عطا فرمائے

اور اس رسالہ مختصر عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین آمین یارب العلمین۔

ربنا تقبل منا انك السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه ونور عرشه و زينة فرشه سيدنا و نبينا و مولانا محمد واٰله واصحابه وبارك وسلم دائماً ابدا۔

سگ بارگاہ رضا

محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

روز جان افروز دوشنبہ

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲ رجون ۲۰۰۳ء

رضا کا ہے

ہر لب ہر اک زباں پہ ترانہ رضا کا ہے
جو بھی ہے مسلماں وہ دیوانہ رضا کا ہے

کوئی کام بھی نہ حد شریعت سے جدا ہے
نہ کوئی قدم ان (ﷺ) سے بیگانہ رضا کا ہے

جس فن میں دیکھئے تو رضا سا کوئی نہیں
علم و ادب کا سارا خزانہ رضا کا ہے

ہر جا مچی ہے دھوم بریلی کے شہا کی
کوہ دمن میں جو ہے فسانہ رضا کا ہے

گھائل پڑے ہیں آج تک نجدی و وہابی
اور کیوں نہ ہوں کہ یہ تو نشانہ رضا کا ہے

یوں بھاگ لیا کرتے ہیں وہابی و نجدی
کہ دوڑو یہاں آنا جانا رضا کا ہے

آؤ اے مومنوں کہ پئیں جام عشق کا
مے حب نبی ہے تو پیمانہ رضا کا ہے

اس گھر پہ حملہ کیسے کرے کوئی بھی باطل
بوستان رضا کا جو کاشانہ رضا کا ہے

اک شخص ہے اس شہر کراچی میں کہ جس میں
شدت رضا کی رنگ سہانا رضا کا ہے

جامیؔ ہے گناہگار مگر ایک بات ہے
مانا کہا کسی کا تو مانا رضا کا ہے

از نتیجۂ فکر: محمد جواد رضا خان جامی

فہرست تصانیف

خلیفۂ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی مدظلہ العالی

1 سبیل المومنین فی قرآن مبین المعروف ''آفتاب نبوت کی ضیاپاشیاں''

2 مفاتیح القرآن بعطاء الرحمن المعروف ''تراجم قرآن اور امام احمد رضا خان''

3 ذکر المحبوب لتطمئن القلوب المعروف ''میلاد کراؤ ایمان بچاؤ''

4 آیات من آیات الایمان صلوٰۃ و سلام قبل الاذان المعروف ''اللہ کا پیغام، بھیجوان پر درودوسلام''

5 خیر الناجیہ فی نیاز و الفاتحہ المعروف ''نیاز دلاؤ فلاح پاؤ''

6 نبی الانبیاء ماحی الذنوب و الخطاء المعروف ''نبی ہمارے ڈوبتوں کو بچانے والے''

7 توضیح کلمات اللہ لدفع ھذیان عدو اللہ المعروف ''نبی کی شان میں گستاخی کفر ہے''

8 تزویج النساء فی تحریم النکاح المعروف ''نکاح کا شرعی حکم''

9 احکام المبین علیٰ الکفار و المرتدین المعروف ''پیکر نور''

10 من الظلمات الی النور لدفع الظلمات الفجور المعروف ''اکابر علمائے دیوبند کا اجمالی تعارف''

11 صائقۃ الرضا علیٰ اعداء المصطفیٰ المعروف ''ڈاکٹر خالد محمود اپنے علم وحواس کے آئینے میں''

12 صراط الصالحین علیٰ رد کید الشیاطین المعروف ''پانچ مسائل کا جواب''

13 ضرب الصالحین علیٰ رؤس الشیطین المعروف ''دکھتی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج''

14 مصباح الظلام علیٰ رد اعداء الاسلام المعروف ''اہلسنت دیوبند کا عرفان''

15 خیر الھدیٰ لدفع الطغیٰ المعروف ''دامن کو ذرا دیکھ''

16 ضیاء الابرار علیٰ رد اوھام الفجار المعروف ''ایک اعتراض اور اسکا جواب''

17 تقویت الایمان بمقابلۂ عظمت قرآن

18 دہلی کے برکات

19 مسلمانوں کا احترام کرو مع علمائے دیوبند کا محبوب مشغلہ اور دین کا اہم فریضہ

20۔ انواع الانسان علی الہدایۃ و الطغیان المعروف سچے سنی مسلمان فرقہ واریت سے پاک ہیں
21۔ صمصام الازل علی عنق ابی جہل ۔ شمشیر ازل برگردن ابوجہل المعروف قادری تلوار
22۔ قہر الدیان علی ملۃ فضل الرحمن المعروف مولوی فضل الرحمن اپنے علم وحواس کے آئینے میں
23۔ آیت الرحمن علی رد توحید خالص الشیطان المعروف توحیدی فرقہ کے خدوخال
24۔ جماعت المسلمین فی ضلا ل مبین المعروف جماعت المسلمین کی گمراہی
25۔ جماعت المسلمین فی قرآن مبین
26۔ مودودی اور قرآن
27۔ مودودی عرفان فی تفہیم القرآن المعروف مودودی کی تفہیم القرآن کا جائزہ
28۔ تقلید ائمۂ ملت بجواب اصلی اہل سنت
29۔ انعام حق بجواب پیام حق المعروف اسلام اور تنظیم المسلمین
30۔ تنویر الابصار علی ظلمات الفجار المعروف اہلحدیث پوسٹر کا جواب
31۔ علی المرتضیٰ و عباد اللہ المجتبیٰ المعروف مولیٰ علی اوران کے چاہنے والے
32۔ صداقت دین کا نشان امام احمد رضا خان المعروف دیو بندی پوسٹر کا جواب
33۔ تنبیہ الغافلین فی تکفیر المرتدین المعروف چلمن بردار
34۔ مقام الانسان عند الرحمٰن المعروف مقام انسانیت
35۔ اہم مکروہات نماز
36۔ دعوۃ الفلاح
37۔ تقلید ائمۂ ملت
38۔ شمع ہدایت اور تبلیغی جماعت
39۔ کشاف القلوب لاهل الذنوب المعروف دل کا علاج
40۔ مالک رقاب امم (زیرقلم)
41۔ نبی الانبیاء حبیب کبریا المعروف فضل خلفاء راشدین
42۔ آیت من أیات الاسلام فی کلام الفقہاء الاعلام
43۔ التقی محبوب اللہ و الشقی عدو اللہ المعروف مردے سنتے ہیں، دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں
44۔ حجۃ القاہرہ فی اقوال طاہرہ المعروف............. (زیرطبع)

بحمدہٖ تعالیٰ رسالہ ہدایت قبالہ، ضلالت وگمراہی سے

بچانیوالا مسلمانوں کو درس اخوت دینے والا

مُسمّٰی بہ

خیر الھدٰی لدفع الطغٰی

المعروف

دامن کو ذرا دیکھ

مُصنّف جلیل

خلیفہ مُفتی اعظم ہند

حضور مُفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم

منجانب:

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کراچی